ہمسائیوں کے حقوق

تالیف
خادمِ دینِ اسلام
منیر احمد یوسفی

نام کتاب : ہمسایوں کے حقوق

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور۔

کمپوزر و ڈیزائنر : محمد عثمان علی یوسفی' حافظ محمد عظیم احمد یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 28-042-36880027

پروف ریڈنگ : مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی'
رشید احمد جنجوعہ یوسفی' مفتی علامہ حافظ محمد آصف یوسفی
مفتی علامہ حافظ محمد رضوان انور یوسفی

سن اشاعت پہلی مرتبہ : ۱۱۰۰ جمادی الاوّل ۲۰۰۲ء

سن اشاعت دوسری مرتبہ : ۱۱۰۰ جمادی الاوّل ۲۰۰۷ء

سنِ اشاعت تیسری مرتبہ : ۲۱۰۰ رجب المرجب ۲۰۱۵ء

ہدیہ : ۱۰۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی زمزمی
صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیر طریقت، رہبرِ شریعت،
نیّر اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،
پیکرِ ایثار ووفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول،
پروانۂ توحید ورسالت، امینِ علمِ لدنی،
نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی
قدس سرہٗ العزیز

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶ ۷اگ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اِس کتاب کو اُن اہلِ ایمان کے نام منسوب کرتا ہے جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔

نیاز کیش
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

اِسلام آفاقی دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ زندگی کا کوئی پہلو اَیسا نہیں جس پر اِسلام نے مکمل روشنی نہ ڈالی ہو۔ دینِ اِسلام نے جہاں اِنفرادی فلاح و بہبود کے لئے رہنما اُصول عطا فرمائے ہیں، وہاں اِجتماعی طور پر معاشرہ میں ہم آہنگی اور فلاح و بہبود پر بھی زور دیا ہے۔ یہ قرآنی اور اِسلامی تعلیمات کا ہی اِعجاز تھا کہ اَنصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور ایک مسلمان کی تکلیف دوسرے مسلمان بھائی سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ یہاں تک کہ اَنصار رضی اللہ عنہم نے اپنے گھر بار تک مہاجرین رضی اللہ عنہم کو پیش کر کے وہ کام کیا جس کی کسی بھی دوسرے مذہب میں مثال نہیں ملتی۔

اِسلام پیار و محبت کا درس دیتا ہے۔ باہمی اُخوت اور رَواداری اِسلام کا حُسن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِسلام میں ہر چھوٹے بڑے کے حقوق و فرائض کی وضاحت فرما دی گئی ہے۔ معاشرہ کی بنیاد باہمی میل جول اور برادرانہ تعلقات پر رکھی گئی ہے۔ معاشرہ افراد کے اِجتماع سے وجود میں آتا ہے۔ اِسلامی معاشرہ میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی خاطر اپنے اِردگرد یعنی ہمسایوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت نہایت اَحسن طریقہ سے کی گئی ہے۔ ہمسایوں کے حقوق کی اَہمیت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ہمسایوں کے حقوق کی وضاحت فرمائی تو مجھے گمان ہونے لگا کہ ہمسائے کو وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے گا''۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ روزِ محشر دیگر معاملات کے علاوہ پڑوسی کے متعلق بھی باز پرس ضرور ہوگی۔ پڑوسی کے حقوق کی اَدائیگی جہاں معاشرہ میں عزّت اور سکھ چین کا باعث ہے، وہاں حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اللہ

تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی خوشنودی اور رضا کا ذریعہ بھی ہے۔

لیکن آج ہم جب اپنے معاشرہ پر نظر ڈالتے ہیں تو اَفرادِ معاشرہ نفسا نفسی کی کیفیت میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ ہم لوگوں نے کائنات کا دائرہ محض اپنی ذات تک محدود کرلیا ہے اور ہمسائیگی کی اِسلامی روح سے بالکل بے بہرہ ہوتے جارہے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ پڑوس میں کوئی ہمارا ہمسایہ نہایت عسرت وتنگدستی کی زندگی بسر کررہا ہے لیکن ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ (اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ) حالانکہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: ''اپنے ہمسائے کا خاص خیال رکھو' گھر میں اگر کوئی چیز لاؤ یا پکاؤ تو اُس میں سے کچھ اپنے ہمسائے کے گھر بھی بھیج دو''۔

آج کے اِس پُر آشوب دور میں محترم قبلہ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ نے اِس صورت حالات کا بنظرِ غائر مشاہدہ کرتے ہوئے اِس طرف خصوصی توجہ مبذول کروائی ہے اور زیرِ نظر کتاب ہمسایوں کے حقوق میں نہایت تحقیق اور عرق ریزی سے قرآن وسُنّت اور اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق کی وضاحت فرماتے ہوئے اُن کی اَدائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ ہم اہلِ اِسلام کی دنیوی زندگی قرآن وسُنّت اور اُسوۂ حسنہ کے مطابق بسر ہو۔ معاشرہ میں اَخوت ومحبت اور رَواداری کی فضا قائم ہو اور آخرت میں اَجرِ عظیم کے مستحق قرار پائیں۔

اللہ ربُّ العزّت جل جلالہ محترم قبلہ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی صاحب (ایم۔اے) دامت برکاتہم العالیہ کی اِس عظیم کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور قارئینِ کرام کو اِس کتاب کے مطالعہ سے کماحقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خیر اندیش

رشید احمد جنجوعہ یوسفی عفی عنہ

حرفِ آغاز

اِسلامی اَحکام میں جہاں اللہ ﷻ کی بندگی اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی اِطاعت و فرمانبرداری کا بیان ہے' وہاں والدین' قرابت داروں' یتیموں' مسکینوں' ہمسایوں' مسافروں' خادموں اور غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کا بھی بیان ہے۔

آج ہم مسلمانوں کی اکثریت معاشرتی معاملات اور اِنسانی حقوق اور اُن کی اَدائیگی کے بارے علمی اور عملی لحاظ سے بہت غافل اور لاپرواہ ہیں۔ اِسلامی نظامِ حیات میں کسی کے اَچھے اِنسان اور سچے مومن ہونے کی خوبی اور پہچان اُس کی عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات کی درستگی سے بھی ہے۔ جو شخص عبادات کے مقابلے میں معاملات اور باہمی انسانی حقوق و فرائض میں لاپرواہ' غافل اور غیر محتاط ہے وہ اَچھا مومن شمار نہیں ہوتا۔

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۷۷ میں اللہ ﷻ کا اِرشادِ مبارک ہے۔ ''کچھ اَصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ اَصل نیکی یہ ہے کہ (اِنسان) اللہ (ﷻ) اور قیامت پر اور فرشتوں اور کتابوں اور اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) پر اِیمان لائے (یعنی صرف قبلہ رو ہونا اَصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دِل اِخلاص کے ساتھ ربِ کعبہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ عقائد کی درستگی کے بعد اَعمال اور معاملات کی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے)'' اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہٗ الکریم کی محبت میں اپنا عزیز مال رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' راہ گیروں' سائلوں اور گردنیں چھڑانے میں (یعنی غلاموں کو آزاد کرانے میں) خرچ کرے اور نماز (پنجگانہ) قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں' مصیبت اور سختی میں جہاد کے وقت صبر کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں''۔

اِنسان چونکہ کمزور پیدا ہوا ہے اِس لئے عملی زندگی میں عبادات اور

معاملات میں اِس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ اس سلسلہ میں ربّ ذوالجلال والاکرام کا سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۳۶ میں ارشاد مبارک ہے۔"اللہ (عزوجل) کی بندگی کرو اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ (نہ جاندار کو' نہ بے جان کو' نہ اُس کی ربوبیت میں اور نہ اُس کی عبادت میں اور نہ ہی اُس کی ذات اور حقیقی صفات میں) اور ماں باپ سے بھلائی کرو (اَدب و تعظیم کے ساتھ اُن کی خدمت میں مستعد رہو' اُن پر مال خرچ کرنے میں دریغ نہ کرو) اور رشتہ داروں' یتیموں محتاجوں' پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے' کروٹ کے ساتھی' راہ گیر اور اپنے غلام سے (بھلائی کرو) بیشک اللہ (عزوجل) اُس کو پسند نہیں کرتا جو اترانے والا اور بڑائی مارنے والا ہے"۔ یعنی جو شخص والدین سے حسن سلوک نہ کرے' رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل وحقیر سمجھے وہ اِنسان مغرور اور متکبر ہے' ایسے شخص کو اللہ عزوجل ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

محولہ بالا ارشادِ مبارک میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے والدین' رشتہ داروں' یتیموں اور محتاجوں کے بعد ہمسایوں کا ذکر فرمایا ہے جس میں دُور و نزدیک کے ہمسایوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حسن سلوک اور اُن کے حقوق کی اَدائیگی کو اللہ عزوجل اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی اَہمیت سے بیان فرمایا ہے۔ ہمسایوں کے وہ حقوق کیا ہیں جن کی اَدائیگی کو بیان فرمانے کے لئے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام گاہ بگاہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے تھے اور رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم گمان فرمانے لگے کہ مبادا ہمسائے کو ترکہ میں وارث بنا دیا جائے گا؟ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی نے مستند کتبِ احادیثِ مبارکہ اور مشہور ومعروف تفاسیر قرآنیہ سے ہمسایوں کے حقوق بیان کرنے کی سعی کی ہے۔

بارگاہِ ربُّ العالمین میں عاجزانہ اور منکسرانہ درخواست والتجا ہے کہ وہ اِس سعی کو قبول عام عطا فرمائے تاکہ یہ کتاب بندہ کے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے معاملات کی درستگی کا باعث بنے۔ قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ وہ نگاہِ محبت سے مطالعہ فرمائیں اور محبت سے بندۂ ناچیز کی اَدبی اور تحریری غلطیوں کی نشاندہی فرمائیں تاکہ بندہ اپنی اِصلاح کرسکے۔ جزاک اللہ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ (النسآء:۳۶)

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بندگی کرو اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ (نہ جاندار کو' نہ بے جان کو) اور ماں باپ سے بھلائی کرو (اَدب و تعظیم کے ساتھ اُن کی خدمت میں مستعد رہو۔ اُن پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کرو) اور رشتہ داروں' یتیموں' محتاجوں' پاس کے ہمسائے' دُور کے ہمسائے' کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے غلام سے (بھلائی کرو)۔ بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُس کو پسند نہیں کرتا جو اترانے والا، بڑائی مارنے والا ہے"۔

ہمسایہ کون ہے؟

عام مفسرین نے فرمایا ہے کہ:

جَارِ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد وہ پڑوسی ہے جو کسی کے مکان کے متصل رہتا ہے اور اَلْجَارِ الْجُنُبِ سے وہ پڑوسی مراد ہے جو کسی کے مکان سے کچھ فاصلہ پر رہتا ہے۔

حضرت علی بن ابو طلحہ' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی یَعْنِیْ الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ قَرَابَۃٌ [1] "اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد وہ شخص ہے جو پڑوسی بھی ہے اور تمہارا اُس کے ساتھ تعلقِ رشتہ داری بھی ہے"۔ اِس طرح اس میں دو حقوق جمع ہو گئے۔ ایک حق

[1] ابنِ کثیر جلد ۱ ص ۴۲۴، در منثور جلد ۲ ص ۵۲۹، تفسیر ابنِ جریر جلد ۴ ص ۸۰۔

پڑوسی اور ایک حقِ رشتہ داری (قرابت داری) اور اَلْجَارِ الْجُنُبِ سے مراد وہ ہے جو صرف پڑوسی ہے' رشتہ دار نہیں۔ اِس لئے اس کا حق پہلے سے مؤخر ہے۔

بعض مفسرین یعنی حضرت عکرمہ' حضرت مجاہد' حضرت میمون بن مہران' حضرت ضحاک' حضرت زید بن اسلم' حضرت مقاتل بن حیان' حضرت قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو اسحاق' حضرت نوف الشامی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں، کہتے ہیں: وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی یَعْنِیْ اَلْجَارُ الْمُسْلِمُ وَالْجَارِ الْجُنُبِ یَعْنِیْ اَلْیَهُوْدِیُّ وَالنَّصْرَانِیُّ [۲] یعنی اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد مسلم ہمسایہ ہے اور اَلْجَارِ الْجُنُبِ سے مراد یہودی اور عیسائی، غیر مسلم ہمسایہ ہے۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ پڑوسی خواہ قریب کا ہو یا دُور کا' رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار' مسلم ہو یا غیر مسلم' بہر حال اُس کا حق ہے' بقدرِ استطاعت اُس کی امداد اعانت اور خبر گیری لازم ہے۔ البتہ جس کا حق علاوہ پڑوس کے دوسرا بھی ہے وہ دوسرے پڑوسیوں سے درجہ میں مقدم ہے۔

"وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ" اِس کے لفظی معنی ہیں ہم پہلو ساتھی یا کروٹ کے ساتھی یعنی بیوی جو صحبت میں رہے یا جو رفیقِ سفر ہو۔ جو ریل گاڑی' بس' لاری' ہوائی جہاز یا بحری جہاز میں کسی کے ساتھ بیٹھا ہو۔ اِس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو کسی مجلس میں ہم نشین ہو' ساتھ بیٹھا ہو۔

شریعتِ اسلامیہ مطہرہ نے جس طرح دُور و نزدیک کے پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری کی تعلیم فرمائی ہے اِسی طرح اُس شخص کا بھی حقِ صحبت مقرر فرمایا ہے جو تھوڑی دیر کیلئے بھی مجلس یا سفر میں کسی کے ساتھ بیٹھا ہو جس میں مسلم اور غیر مسلم' رشتہ دار اور غیر رشتہ دار برابر ہیں۔ اُن کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اِس کا اَدنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی کے کسی قول و فعل سے اُس کو ایذا نہ پہنچے۔ ایسی کوئی گفتگو نہ کی جائے جس سے اُس کی دل آزاری ہو اور ایسا کوئی کام نہ

---

[۲] ابن کثیر جلد۱ص ۴۲۴، فتح القدیر جلد۱ص ۵۸۵، تفسیر قرطبی جلد۳ جز۵ ص ۱۲۰، درمنثور جلد۲ص ۵۲۹، ابن جریر جلد۴ص ۸۲۔

کیا جائے جس سے اُس کو تکلیف ہو' مثلاً سگریٹ پی کر اُس کا دُھواں اُس کے منہ کی طرف نہ چھوڑا جائے۔ پان کھا کر پیک اُس کی طرف نہ پھینکی جائے۔ اِس طرح نہ بیٹھا جائے جس سے اُس کی جگہ تنگ ہو جائے۔

ہر شخص اس پر غور کرے کہ مجھے صرف ایک آدمی کی جگہ کا حق ہے' اس سے زائد جگہ گھیرنے کا حق نہیں' دوسرا یہ کہ اگر کوئی قریب بیٹھا ہے تو ریل گاڑی میں اُس کا بھی اُتنا ہی حق ہے جتنا میرا ہے۔

بعض مفسرین حضرات نے فرمایا ہے کہ **صَاحِبِ بِالْجَنْبِ** میں ہر وہ شخص داخل ہے جو کسی کام اور کسی پیشہ میں آپ کا شریک ہے۔ صنعت کی مزدوری میں' دفتر کی ملازمت میں' سفر میں یا حضر میں۔

اگر ہم لوگ قرآنِ کریم کی ہدایات پر عمل کرنے لگیں تو ہمارے سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔

ہمسایوں کے حقوق:

اِنسان کا اپنے والدین' بہن بھائیوں' بیوی بچوں اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ ہمسایوں سے بھی ایک مستقل تعلق اور واسطہ ہوتا ہے۔ اس کی خوشگواری و ناخوشگواری کا زندگی کے چین وسکون پر اور اَخلاق کے بناؤ بگاڑ پر بہت زیدہ اَثر ہوتا ہے۔

رسول کریم رؤف ورحیم رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنی نورانی تعلیمات و ہدایات اور نورانی زندگی مبارک کے مقدس عملی نمونہ مبارکہ میں ہمسائیگی کے اِس تعلق کو بڑی عظمت بخشی ہے اور اِس کے اِحترام و اِکرام اور رعیت کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو جزوِ ایمان اور اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی محبت کا معیار اور جنت میں داخلہ کی شرط قرار دیا ہے۔

اِس سلسلہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نورانی' ایمانی' اِیقانی اور عرفانی ارشاداتِ مقدسہ کو جاننے اور ماننے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

کہاں تک کے ہمسایوں کا لحاظ رکھا جائے:

حضرت ولید بن دینار علیہ الرحمہ سے روایت ہے' وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اَنَّـهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَارِ' فَقَالَ اَرْبَعِيْنَ دَارًا اَمَامَهٗ وَاَرْبَعِيْنَ خَلْفَهٗ وَاَرْبَعِيْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَرْبَعِيْنَ عَنْ يَّسَارِهٖ [۳] "اُن سے ہمسائے کے بارے میں سوال کیا گیا (کہ ہمسائیگی کہاں تک ہے؟) تو فرمایا: چالیس گھر اپنے گھر کے آگے' چالیس گھر اپنے گھر کے پیچھے' چالیس گھر دائیں اور چالیس گھر بائیں"۔

حضرت علقمہ بن بجالہ بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ سے راویت ہے' فرماتے ہیں' میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' اُنہوں نے فرمایا: لَا يُبْدَاُ بِجَارِهِ الْاَقْصٰى قَبْلَ الْاَدْنٰى وَلٰكِنْ يُّبْدَاُ بِالْاَدْنٰى قَبْلَ الْاَقْصٰى [۴] "کسی اچھے سلوک یا اِحسان کا آغاز دُور کے ہمسایہ سے نہیں کرنا چاہئے یہ کہ قریب کا ہمسایہ چھوڑ دیا جائے بلکہ دُور کے ہمسائے کے مقابلے میں قریب کے ہمسائے سے (حسنِ سلوک) شروع کرنا چاہئے"۔

پڑوسیوں کے حقوق چالیس گھروں تک:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَزَلْتُ فِيْ مَحَلَّةِ بَنِيْ فُلَانٍ' وَاِنَّ اَشَدَّهُمْ اِلَيَّ اَذًى اَقْرَبُهُمْ لِيْ جِوَارًا فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعَلِيًّا رضی اللہ عنہم يَاْتُوْنَ الْمَسْجِدَ' فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى بَابِهٖ فَيَصِيْحُوْنَ: اَلَا اِنَّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جَارٌ وَّ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ خَافَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ [۵] "ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ

---

[۳] الادب المفرد ص ۱۹ (بیروت) '۳۸ (سانگلہ ہل)، در منثور جلد ۲ ص ۵۲۹۔ [۴] الادب المفرد ص ۹ (بیروت)۔ [۵] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۳، فتح القدیر جلد ۱ ص ۵۸۶، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۱، مواہب الرحمٰن جلد ۲ ص ۱۲۳۳، ۵۳۔

اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں فلاں محلے میں رہتا ہوں اور بے شک وہاں کے لوگ مجھے تکلیف دینے کے اِعتبار سے سخت ہیں اور وہ قربت کے اِعتبار سے میرے پڑوسی ہیں۔ پس آپ ﷺ نے (حضرت) ابوبکرؓ (حضرت) عمر اور (حضرت) علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ تمام حضرات مسجد میں آئے اور مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِن تمام حضرات نے لوگوں کو پکارا اور فرمایا: خبردار، بے شک چالیس گھروں تک پڑوسی ہوتا ہے اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اُس کے شر سے خوف میں ہو۔"

(البوائق) جمع بائقہ کی ہے معنی شر + مصائب ہیں۔

ہمسائے کا اِکرام:

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تو میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا، آپ ﷺ فرماتے تھے:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ [۱] "جس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) اور قیامت کے دن پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کا اکرام کرے اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر مدارت کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک

[۱] بخاری جلد۲ ص ۸۸۹ (باختلاف الفاظ)، مسلم جلد۲ ص ۸۰، شرح السنۃ جلد۲ ص ۱۰۴، دارمی جلد۲ ص ۹۸، مستدرک حاکم جلد۴ ص ۱۸۱ حدیث نمبر ۱۶۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ ص ۱۹۷ مجمع الزوائد جلد۱ ص ۲۷۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲۲ ص ۱۸۴، مسند احمد جلد۴ ص ۳۱، قرطبی جلد۳ جز ۵ حدیث نمبر ۶۴۔

وسلم) دستور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک دن اور رات (دو وقت کا کھانا کھلائے) اور (نفلی طور پر) مہمانی تین دن تک بھی ہو سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد مہمان نہیں بلکہ خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور قیامت کے دن پر ایمان ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔"

ہمسائے کے بارے میں وصیت:

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ (لِيَسْكُتْ)** [۱]

"جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ ہمسائے پر احسان کرے اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہئے کہ اچھی بات کہے، ورنہ چپ رہے"۔

ہمسائے کو ایذا نہ دو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ**

---

[۱] الادب المفرد ص ۱۸ (چھاپہ بیروت)، ص ۳۶ (چھاپہ سانگلہ ہل)، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۲، دارمی جلد ۲ ص ۹۸، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۰، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۰۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۶۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۶۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۲ ص ۱۹۲، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۸۲ (مختصراً)، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۷۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۴۷۔

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ [8] ''جو شخص ایمان لایا اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر اور آخرت کے دن پر اُسے چاہئے کہ مہمان کی خوب خاطر مدارت کرے اور جو شخص ایمان لایا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور آخرت کے دن پر اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دے اور جو شخص ایمان لایا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور قیامت کے دن پر اُسے چاہیے کہ جب بات کرے تو اچھی کرے اگر اچھی بات نہ کر سکے تو چپ رہے''۔ (فضول اور لغو باتیں نہ کرے)۔

واللہ وہ مومن نہیں:

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، مَنْ هٰذَا؟قَالَ: مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. قَالُوْا: وَمَا بَوَائِقُهٗ ؟قَالَ: شَرٌّ [9] ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی قسم! وہ مومن نہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی قسم! وہ مومن نہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی قسم! وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ جو گھاٹے اور نقصان میں ہے وہ کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کا ہمسایہ اُس کے بوائقہ سے محفوظ نہ ہو۔ عرض کیا گیا کہ بوائقہ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے شر سے''۔

اللہ عزوجل کی قسم مومن نہیں ہوگا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ

[8] ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۲، دارمی جلد ۲ ص ۹۸، مسند ابو عوانہ جلد ۱ ص ۳۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۴۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۷۶۔ [9] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۲، قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۰۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ۔[۱]

''اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی قسم! مومن نہیں ہوتا' اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی قسم! مومن نہیں ہوتا' اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی قسم! مومن نہیں ہوتا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون؟ فرمایا: وہ جس کا پڑوسی اُس کی شرارتوں سے اَمن میں نہ ہو''۔

لَایُؤْمِنُ میں کمالِ ایمان کی نفی ہے یعنی مومن کامل نہیں ہوسکتا' نہیں ہو سکتا' نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ ہر مومن کو اپنے شر سے بچنا ضروری ہے مگر پڑوسی کو بچانا نہایت ہی ضروری ہے کہ اِس سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے' وہ اَچھے سلوک اور اَخلاق کا حق دار ہے۔

اَحادیثِ مبارکہ کے اَلفاظ میں غور کر کے ہر صاحبِ ایمان اَندازہ کرسکتا ہے کہ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاداتِ مبارکہ کیسے جلال سے معمور ہیں؟ اور جس وقت آپ سرکار ﷺ نے اِرشاد عالی شان فرمایا ہوگا' آپ ﷺ کے خطابِ مبارک اور ماحول کی کیفیت کیسی ہوگی؟

بہر حال مذکورہ پُر جلال ارشاداتِ عظیمہ کا مُدعا اور پیغام یہی ہے کہ ایمان والوں کے لئے لازم ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اُن کا برتاؤ اور رویہ اَیسا شریفانہ رہے کہ پڑوسی آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن اور بے خوف رہیں۔ اُن کے دِلوں میں کسی قسم کا اَندیشہ اور خطرہ نہ ہو۔ اگر کسی مسلمان کا یہ حال نہیں ہے کہ اُس کے پڑوسی اُس سے مطمئن نہیں تو رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ کے مطابق اُسے ایمانِ کامل کا مقام نصیب نہیں ہے۔

شاذ و نادر ہی اَیسے لوگ ملیں گے جو اَیسی احادیثِ مبارکہ کو پڑھ اور سن کر زندگی کے اِس اَہم شعبہ کو درست کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہوں۔ بلا شبہ اَیسی

---

[۱] مرآۃ جلد ۶ ص ۵۵۵، مشکوٰۃ ص ۴۲۲، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۸۸' جلد ۴ ص ۳۱، جلد ۶ ص ۳۸۵، مستدرک حاکم جلد ا حدیث ۱۰ ص ۵۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۹، درمنثور جلد ۲ ص ۱۵۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۸۸۵۔

اَحادیثِ مبارکہ پڑھنے اور سننے کے بعد بھی اپنے پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ اور رویہ کو بہتر اور خوشگوار بنانے کی فکر نہ کرنا بلاشبہ بڑی شقاوت اور بدبختی کی نشانی ہے۔

مومنِ کامل کون ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَّمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَّمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا بَوَائِقُہٗ؟ قَالَ: غَشْمُہٗ وَظُلْمُہٗ وَلَا یَکْسِبُ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَیُنْفِقَ مِنْہُ فَیُبَارَکَ فِیْہِ وَلَا یَتَصَدَّقُ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُوْا السَّیِّئَ بِالسَّیِّیءِ وَلٰکِنْ یَّمْحُوا السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُوا الْخَبِیْثَ**[1]

"بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) نے تمہارے درمیان اَخلاق تقسیم فرمادیئے جیسے کہ تمہارے درمیان تمہاری روزی بانٹ دی اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) تو دنیا اُسے بھی دیتا ہے جس سے محبت فرماتا ہے اور اُسے بھی جسے ناپسند فرماتا ہے، مگر دین صرف اُسے دیتا ہے جس سے محبت فرماتا ہے۔ تو جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) دین عطا فرمادے اُس سے محبت فرماتا ہے۔ اُس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بندہ مسلمان نہیں ہوتا حتیٰ کہ اُس کا دل اور زبان مسلمان رہے اور مومن نہیں ہوتا حتیٰ کہ اُس کا پڑوسی

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۵، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۷۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۴۹، جلد ۳ ص ۳۵۴، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۱، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۲۷، ۹۰، درمنثور جلد ۲ ص ۱۵۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۱۶۶۔

اُس کے شر سے اَمن میں ہو''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بِـوَائِـقَـہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُس کی جہالت اور اُس کا ظلم ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص حرام مال کمائے اور اُس کو خرچ کرے تو اُس میں برکت ہو اور ایسا بھی نہیں ہوتا کہ وہ صدقہ کرے اور اُس کو قبول کیا جائے اور وہ حرام مال جو وہ چھوڑ جاتا ہے وہ اُس کے لئے دوزخ کا زادِراہ بنتا ہے۔ بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) بُرائی سے بُرائی کو ختم نہیں کرتا بلکہ بُرائی کو اَچھائی سے ختم کرتا ہے، بے شک خبیث سے خبیث کو ختم نہیں کرتا''۔

اِس حدیث شریف سے واضح ہو رہا ہے کہ بعض کے اَخلاق اَعلیٰ ہوتے ہیں اور بعض کے خراب۔ اَیسے ہی اَعمال اور اَحوال کا بھی حال ہے۔ بعض مومن اَمیر، بعض کافر اَمیر، جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اَمیر اور ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو غنی فرمانے والے ہیں، جبکہ فرعون اور ہامان، قارون اور شداد بڑے مالدار ہوئے ہیں لیکن کافر ہی رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دولت تو دوست، دشمن اور کافر بھی کو دیتا ہے، اس لئے یہ محبوبیت کی علامت نہیں مگر دین اُسے دیتا ہے جس سے محبت فرماتا ہے۔ دین اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی بہت بڑی نعمت ہے۔ دینداری کا تقاضا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانا جائے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانا جاتا ہے تو عبادات اور معاملات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ انہی معاملات اور عبادات میں یہ بات خصوصی اَہمیت کی حامل ہے کہ ہمسائے کے ساتھ اَچھا سلوک کیا جائے۔ جب ہمسایہ راضی ہوگا تو دوسرے لوگ بدرجۂ اولیٰ راضی ہوں گے۔

رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس اِرشادِ عظیم کی روشنی میں اپنے اَخلاق و کردار کو درست کرنا چاہئے: **اَلْمُؤمِنُ مَاْلَفٌ وَّلَاخَیْرَ فِیْمَنْ لَّایَاْلَفُ**

وَلَایُـؤْلَفُ [۱۲] ''مومن اُلفت والا ہوتا ہے اور اُس میں خیر نہیں جو نہ اُلفت کرے اور نہ اُس سے اُلفت کی جائے''۔ اَیسا شخص نورِ ایمان سے محروم ہے جو ایمان والوں سے نفرت کرے اور ایمان والے اُس سے نفرت کریں۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ اُلفت رکھنا کچھ اور ہے اور لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے علیحدہ رہنا کچھ اور ہے۔

ایک اور روایتِ مبارکہ:

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَاهُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَّمْ یَاْمَنْ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (اَطْوَال مِنْـهُ وَلَفْظُهٗ:) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ یُبِیْتُ حِیْنَ یُبِیْتُ وَهُوَ آمَنٌ مِنْ شَرِّهٖ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِیْ نَفْسُهٗ مِنْهُ فِیْ عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِیْ رَاحَةٍ [۱۳] ''میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جس کے شر سے اُس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں (حضرت ابویعلیٰ علیہ الرحمہ نے حضرت ابن اسحٰق علیہ الرحمہ سے یہ روایت بیان کی ہے اور حضرت اصبہانی علیہ الرحمہ نے طویل حدیث بیان کی ہے جس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے) یعنی نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک کوئی آدمی اُس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اُس کا پڑوسی اُس کے شر سے محفوظ نہ ہو اور وہ رات اِس طرح گزارے کہ اپنے پڑوسی کے شر سے اَمن میں ہو۔ پس بے شک مومن وہ ہے جس کا نفس لوگوں کے لئے باعث خیر ہو اور لوگ اُس سے راحت میں ہوں''۔

ایک اور روایتِ مبارکہ:

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: قَـالَ رَسُـوْلُ

---

[۱۲] مشکوٰۃ ص ۴۲۵، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۸۰، اَلسنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۲۳۷۔ [۱۳] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۳، کنز العمال حدیث نمبر ۸۵، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۹، مستدرک حاکم جلد ۳ حدیث نمبر ۱۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۳۵۹۔

اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ قَالَ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ[۱۴] ”رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لئے یا (آپ ﷺ نے) فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے“۔

ایک اِنسان کی سعادت:

حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءِ: اَلْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْھَنِیْءُ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ۔[۱۵] ”نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: کہ یہ بات اِنسان کی سعادت سے ہے کہ پڑوسی صالح ہو اور سواری اَچھی ہو اور مکان بھی کشادہ ہو“۔

ایک اور روایتِ مبارکہ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَۃِ: اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْھَنِیْءُ وَاَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ اَلْجَارُ السُّوْءُ وَالْمَرْاَۃُ السُّوْءُ وَ الْمَرْکَبُ السُّوْءُ وَ الْمَسْکَنُ الضَّیِّقُ[۱۶] ”نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں (۱) نیک بیوی (۲) کشادہ گھر (۳) نیک پڑوسی اور (۴) اچھی سواری اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔(۱) بُرا پڑوسی (۲) بُری عورت (۳) بُری سواری اور (۴) تنگ گھر“۔

---

[۱۴] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۳۔ [۱۵] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۳، ادب المفرد ص۲۰ (بیروت)۔ [۱۶] کنز العمال حدیث نمبر۳۰۷۵۳، ابن حبان حدیث نمبر۱۲۳۲، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۳۔

ہمسائے کو تحفہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو (اپنے گھر والوں سے یا غلاموں سے) فرمایا: **اَهْدَيْتُمْ لِجَارِى الْيَهُوْدِيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ** [۱] "کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کے پاس گوشت کا ہدیہ بھیجا ہے کیونکہ میں نے رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) ہمیشہ میرے پاس آ کر ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک کا کہتے تھے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسائے کو بھی وارث بنادیں گے۔"

افسوس ہے کہ سرکارِ کائنات ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات سے جتنی دوری ہوتی گئی ہے ہم لوگ آپ ﷺ کی تعلیمات اور ہدایت سے اُسی قدر دُور ہوتے چلے گئے ہیں۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے پڑوسیوں کے بارے میں جو وصیت اور تاکید اُمت کو فرمائی ہے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آج بھی اُمت کا اُس پر عمل جاری رہتا تو یقیناً آج دنیا کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی تعلیمات وہدایات کی قدر و اہمیت سمجھیں اور انہیں اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں۔

پڑوسی کو وارث بنانے کا گمان:

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **مَازَالَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ**

---

[۱] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۲، الادب المفرد ص ۲۴، ۱۹ (بیروت) ص ۴۷، ۴۳ (سانگلہ ہل)، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۳۲۔

اَنَّـهٗ سَيُـوَرِّثُـهٗ [۱۸] ''حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام مجھے (اُمت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کا) حکم پہنچاتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے''۔ یعنی مجھے یہ خیال ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم مسلمانوں کو پڑوسی کی مالی میراث میں شریک فرمادے گا۔

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلٰي نَاقَتِهِ الْجُدْعَاءِ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَقُوْلُ: اُوْصِيْكُمْ بِالْجَارِ حَتّٰى اَكْثَرَ فَقُلْتُ: اَنَّهٗ يُوَرِّثُهٗ [۱۹] ''میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی الجدعاء پر فرماتے ہوئے سنا: میں تم کو پڑوسی سے اَچھے برتاؤ کا حکم دیتا ہوں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ فرمایا' میں کہتا ہوں (مجھے ایسے لگا جیسے) بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو وارث بنادیا''۔

مطلب یہ کہ پڑوسی کے حق اور اُس کے ساتھ اِکرام ورعایت کا رویہ رکھنے کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام مسلسل اَیسے تاکیدی اَحکام لاتے رہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا: ''شاید اِس کو وارث بھی بنادیا جائے گا''۔ یعنی یہ حکم آجائے گا کہ کسی کے اِنتقال کے بعد جس طرح مرنے والے کے ماں باپ، بیوی بچے اور

---

[۱۸] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۰، شرح السنۃ جلد۶ ص ۳۷۰، دلائل النبوۃ جلد۷ ص ۷۷ حلیۃ الاولیاء جلد۳ ص ۳۰۷، ۳۰۶، مسلم جلد۲ ص ۳۲۹، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۳۲، قرطبی جلد۳ ص جز ۵ ص ۱۲۰، مسند احمد جلد۲ ص ۷۵، ۱۲۰، ۱۵۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۶ ص ۲۷۵، جلد۷ ص ۱۱، جلد۸ ص ۱۱، تفسیر مظہری جلد۳ ص ۱۰۴، مشکوٰۃ ص ۵۲۲، ابوداؤد جلد۲ ص ۳۵۴، مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد۷ ص ۳۵۷، درمنثور جلد۲ ص ۵۲۹، مواہب الرحمٰن جلد۲ ص ۵۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۸ ص ۱۲۲، جلد۱۲ ص ۳۶۰، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۱۶۵، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۷۴۵، قرطبی جلد۳ جز ۵ حدیث نمبر ۱۸۴، الادب المفرد ص ۱۸ (چھاپہ بیروت)' ص ۳۶ (چھاپہ سانگلہ ہل)۔ [۱۹] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۸ ص ۱۱۱، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۱۶۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۸۸۰۔

دوسرے قرابت دار اُس کے ترکہ کے وارث ہوتے ہیں اُسی طرح پڑوسی بھی وارث ہوگا۔اُس کا بھی ترکہ میں حصہ ہوگا۔یہ اِرشاد محض واقعہ کے طور پر یہاں بیان نہیں ہورہا بلکہ پڑوسیوں کے حقوق کی اَہمیت کے اظہار کے لئے ایک نہایت موثر اور بلیغ ترین عنوان ہے۔

ہمسائے پر عنایتِ ربّانی:

اَنصار رضی اللہ عنہ میں سے ایک صاحب سے روایت ہے،فرماتے ہیں، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَهْلِیْ اُرِیْدُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم،وَاِذَا بِهٖ قَائِمٌ وَّاِذَا رَجُلٌ مُّقْبِلٌ عَلَیْهِ،فَظَنَنْتُ،اَنَّ لَهٗ حَاجَةً،فَجَلَسْتَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی جَعَلْتُ اَرْثِیْ لَهٗ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ ،فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ:یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ قَامَ بِکَ هٰذَاالرَّجُلُ حَتّٰی جَعَلْتُ اَرْثِیْ لَکَ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ قَالَ:اَتَدْرِیْ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا قَالَ:جِبْرِیْلُ علیہ السلام مَازَالَ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ لَرَدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ [۲۰] ’’میں اپنے گھر والوں کے ہمراہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ (بے کس پناہ) میں حاضر ہونے کے ارادے سے چلا،اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اور ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا تھا۔میں نے گمان کیا کہ شاید اُس کو کوئی حاجت ہے،میں بیٹھ گیا۔اللہ (عزوجل) کی قسم!رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے طویل قیام فرمایا۔پھر وہ شخص چلا گیا۔میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لئے قیام فرمایا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے طویل قیام فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے وہ شخص کون تھا؟میں نے عرض

---

[۲۰] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۶۲،ابن کثیر جلد۱ ص ۴۲۵،درمنثور جلد۲ ص ۵۳۰،مسند احمد جلد۵ ص ۳۶۵،مجمع الزوائد جلد۸ ص ۱۶۴۔

کی، نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (حضرت) جبرائیل علیہ السلام تھے، مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں (اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے) تاکید کرتے رہتے ہیں، یہاں تک میں نے خیال کیا کہ (اللہ تبارک وتعالیٰ) اُسے وارث ہی بنا دے گا اور اگر وہ (یعنی تیرا پڑوسی) تجھے سلام کہے تو اُس کے جواب میں سلام کہہ"۔

غریب پڑوسی کو کپڑے نہ دینے والا اَمیر پڑوسی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُکْسُنِیْ فَقَالَ: اَمَا لَکَ جَارٌلَّہٗ فَضْلُ ثَوْبَیْنِ؟ قَالَ: بَلٰی غَیْرُوَاحِدٍ قَالَ: فَلَا یَجْمَعُ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ فِی الْجَنَّۃِ [۲۱] "ایک شخص ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کپڑے پہنا دیں۔آپ ﷺ نے اُس سے چہرۂ اَنور پھیر لیا۔اُس نے پھر عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کپڑے پہنا دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرا کوئی پڑوسی نہیں جس کے پاس دو کپڑے زائد ہوں؟ اُس نے عرض کیا، جی ہاں! میرے پڑوسی کے پاس ایک سے زیادہ ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) تجھ کو اور اُسے جنت میں جمع نہیں کرے گا"۔اِس لئے کہ وہ تیری غربت اور ننگے پن کا اِحساس نہیں کرتا' تجھے پہننے کے لئے کپڑے نہیں دیتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی پسندیدہ تین چیزیں:

حضرت مطرف ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ وَّکُنْتُ اَشْتَھِیْ لِقَاءَہٗ فَلَقِیْتُہٗ فَقُلْتُ: یَااَبَا ذَرٍّ کَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْکَ حَدِیْثٌ وَّکُنْتُ اَشْتَھِیْ لِقَاءَکَ قَالَ: لِلّٰہِ اَبُوْکَ قَدْ لَقِیْتَنِیْ فَھَاتِ ،قُلْتُ: حَدِیْثٌ ،بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

---

[۲۱] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۸۔

حَدَّثَکَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ ثَلَاثَةً، وَیُبْغِضُ ثَلَاثَةً قَالَ: فَمَا اَخَالُنِیْ اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: رَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا، فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَهٗ عِنْدَکُمْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا: (اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ) قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ کَانَ لَهٗ جَارُ سُوْءٍ یُّؤْذِیْهِ، فَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُ حَتّٰی یَکْفِیَهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ بِحَیَاةٍ اَوْ مَوْتٍ [۲۲] ''مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث (شریف) پہنچی اور مجھے اُن سے ملاقات کا بھی شوق تھا پس میں نے اُن سے ملاقات کی۔ میں نے کہا: اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنک) مجھے آپ سے حدیث (شریف) پہنچی ہے اور میں آپ سے ملاقات کا مشتاق بھی تھا' کہا اللہ (عزوجل) کے لئے تیرا باپ تیری ملاقات مجھ سے کرادے گا۔ وہ حدیث (شریف) جو مجھے پہنچی ہے' بے شک رسولِ (کریم رؤف ورحیم) ﷺ نے تجھ سے حدیث (شریف) بیان کی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ (عزوجل) تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند فرمایا: میرے لئے درست نہیں کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر جھوٹ بیان کروں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ وہ چیزیں کون سی ہیں جنہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) پسند کرتا ہے؟ اُنہوں نے کہا' وہ شخص جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے راستے میں صابر اور ثواب حاصل کرنے کے لئے لڑا۔ پس وہ لڑا' یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا اور تم اُس کے بارے میں اپنے پاس موجود کتاب میں پاتے ہو پھر (آیتِ مبارکہ کی) تلاوت کی ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) پسند فرماتا ہے اُن لوگوں کو جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں لڑتے ہیں صفیں باندھ کر گویا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں''۔ میں نے

[۲۲] الترغیب والترہیب جلد۳ ص۳۶۰، مسند احمد جلد۵ ص۱۵۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ ص۱۶۰، مجمع الزوائد جلد۸ ص۱۷۱، مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر ۸۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۴۰۷۔

عرض کیا اور کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی بُرا ہو وہ (پڑوسی) اُس کو تکلیف دیتا ہو۔ (لیکن جس کو تکلیف دی جارہی ہے) وہ شخص اُس کی تکالیف پر صبر کرے، یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُس شخص کی زندگی کی حفاظت کرے یا اُسے موت آجائے"۔

پڑوسی کا پڑوس اَچھا نبھانے والے کی شان:

حضرت عبدالرحمان بن ابوقراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک دن نبی (کریم رؤف ورحیم) صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوشریف فرمایا: تو رسولِ (کریم رؤف و رحیم) صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوشریف کا پانی اپنے چہرے پر ملنے لگے۔ (کیونکہ یہ مقدس پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اَطہر سے مس ہوا تھا) تو نبی (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُن سے فرمایا: **مَایَحْمِلُکُمْ عَلٰی هٰذَا؟قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ** "تمہیں ایسا کرنے پر کون سی چیز اُبھارتی ہے؟ تو صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت۔" تو نبی رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اِس بات کی تردید نہ فرمائی۔ (یعنی اُن کو اِس عمل سے منع نہ فرمایا۔) بلکہ اُس کے ساتھ یہ اِرشادِ عالی شان فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَهٗ اِذَاحَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ [۲۳] "(۱) جس کو یہ پسند ہو کہ وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور اُس کے رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرے' پھر اُس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) محبت کریں' تو وہ جب بات کرے تو سچی بات کرے۔ (۲) جب اَمین بنایا جائے تو اَمانت اَدا کرے۔ اور (۳) اپنے پڑوسی کا پڑوس اَچھا نبھائے۔" چونکہ یہ تین کام معاملات

[۲۳] مشکوۃ ص ۴۲۴، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۷۶، ابن کثیر جلد ۱ ص ۴۶۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۳۷۴۔

کی درستگی کی جڑ ہیں۔ اِس لئے اِس سے اپنی عبادات کو درست کرنا آسان ہوگا۔ بڑی ہی اَہم چیزیں ہیں۔ انسان عبادات میں بھی کامل ہونا چاہئے اور معاملات میں بھی۔

تین تکلیف دہ چیزیں:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ثَلَاثَۃٌ مِنَ الْفَوَاقِرِ: اِمَامٌ اِنْ أَحْسَنْتَ لَمْ یَشْکُرْ وَاِنْ اَسَاْتَ لَمْ یَغْفِرْ وَجَارٌ سُوْءٌ اِنْ رَأٰی خَیْرًا دَفَنَہٗ وَاِنْ رَأٰی شَرًّا اَذَاعَہٗ وَامْرَاَۃٌ اِنْ حَضَرْتَ آذَتْکَ وَاِنْ غِبْتَ عَنْھَا خَانَتْکَ** [۲۴]

''نبی رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں سخت مصیبت اور تکلیف کا باعث ہیں۔ (۱) امام کا شکریہ اَدا نہ کرنا یعنی جب تو اُس سے اِحسان کرے تو وہ شکر اَدا نہ کرے اور اگر تو اُس سے بُرائی کرے یعنی اَچھائی نہ کرے تو وہ معاف نہ کرے (۲) بُرا پڑوسی کہ اگر تیری اَچھائی دیکھے تو دفن کردے (یعنی چھپائے) اور اگر بُرائی دیکھے تو شہرت دے۔ اور (۳) نافرمان عورت اگر تو حاضر ہو تو تکلیف دے اور اگر تو اُس سے غائب ہو تو تیری خیانت کرے''۔

پڑوسی اور اِیمان:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: مَا آمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَیَعْلَمُ** [۲۵] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کا مجھ پر اِیمان نہیں جس نے رات پیٹ بھر کر گزاری اور اُس کا پڑوسی اُس کے پہلو میں بھوکا رہا اور وہ جانتا تھا''۔ دوسری روایت میں اِس طرح ہے۔

پڑوسی کے اِیمان کی پہچان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں

---

[۲۴] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۸، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۱۶۸۔ [۲۵] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۸، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۰۶۔

میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ** ۲۶ "مومن وہ نہیں جو خود خوب سیر ہو کر کھائے اور اُس کے برابر میں اُس کا پڑوسی بھوکا ہو"۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **لَایَشْبَعُ الرَّجُلُ دُوْنَ جَارِہٖ** ۲۷ "پڑوسی کو نہ چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی آسودگی کے بغیر خود شکم سیر ہو جائے"۔ اگر کسی ایمان والے کو اپنے پڑوسی کے بھوکے ہونے کی خبر نہیں تو ایسا شخص لاپرواہ ہے۔ اگر پڑوسی کے بھوکے اور محتاج ہونے کی خبر ہے تو ایسا شخص بے مروت ہے۔ ایک بندۂ مومن کو چاہئے کہ اپنے عزیزوں' قرابت داروں' پڑوسیوں اور محلّہ داروں کے حالات سے باخبر رہے۔ اگر کسی کی حاجت مندی کا پتا ہے تو اُس کی حاجت روائی کرے۔ مگر افسوس! آج ہم مسمانوں کے طرزِ عمل اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اِن ارشاداتِ مقدسہ اور نورانی تعلیمات میں اتنا بُعد اور فاصلہ ہوگیا ہے کہ کسی ناواقف کو اِس بات کا یقین کرنا مشکل ہے کہ اِسلام کی تعلیمات کیسی پیاری ہیں۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ان تمام احادیثِ مبارکہ میں مسلم اور غیر مسلم پڑوسی کی کوئی تخصیص نہیں بیان کی گئی ہے۔

بہترین ساتھی اور بہترین پڑوسی:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَاللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ** ۲۸ "اللہ

---

۲۶ مشکوۃ ص ۴۲۴، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۷۶، الادب المفرد ص ۳۰ (بیروت) ۳۹ (سانگلہ ہل)، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۰۴۔ ۲۷ ابن کثیر جلد ا ص ۴۲۵، مسند احمد جلد ا ص ۵۵، حلیۃ الاولیاء جلد ۹ ص ۲۷، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۷، کنز العمال حدیث نمبر ۸۲۹۴۲، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۶۷۔ ۲۸ مرآۃ جلد ۶ ص ۵۷۳، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۸، دارمی جلد ۲ ص ۲۱۵، مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۴۴۳، جلد ۲ ص ۱۰۱، جلد ۴ ص ۱۶۴، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۳۹، مشکوۃ ص ۴۲۴، الادب المفرد ص ۲۰ (بیروت) ص ۴۰ (سانگلہ ہل)، ابن کثیر جلد ا ص ۴۲۵۔

(تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہیں جو اپنے دوستوں' ہمراہیوں کے لئے بہترین ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہیں"۔

ساتھی سے مراد عام ساتھی ہیں۔ مدرسہ' سکول' مسجد' نماز، دفتر، سفر اور گھر کے ساتھی وغیرہ۔ مسلمان ہر ساتھی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا' اُن کی خیر خواہی کرنے والا' اچھا برتاؤ کرنے والا اور اچھی راہ دکھانے والا ہوتا ہے۔

عبادات کی درستگی کے ساتھ ساتھ معاملات کی درستگی بہت اہم ہے۔ دوست سے ہر وقت معاملہ رہتا ہے اِس لئے اُس سے اچھا برتاؤ کرنا بہت ضروری ہے۔ اُس کے بچوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھا جائے۔

ہمسائے کو اذیت پہنچانے والا کون؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم: **مَنْ آذَی جَارَہٗ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ، فَقَدْاٰذَی اللّٰہَ، وَمَنْ حَارَبَ جَارَہٗ، فَقَدْحَارَبَنِیْ، وَمَنْ حَارَبَنِیْ فَقَدْحَارَبَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ** [۲۹] "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی پس تحقیق اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس شخص نے مجھے تکلیف دی پس تحقیق اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کو تکلیف دی اور جس شخص نے اپنے پڑوسی سے جھگڑا کیا پس تحقیق اُس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا اور جس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا اُس نے اللہ (عزوجل) سے جھگڑا کیا"۔

جنت میں داخلہ بند:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ: لَایَسْتَقِیْمُ اِیْمَانُ عَبْدٍحَتّٰی یَسْتَقِیْمَ قَلْبُہٗ وَلَا یَسْتَقِیْمُ قَلْبُہٗ**

---

[۲۹] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۴۔

حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُہٗ، وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَأْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ۳۰

''بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی شخص کا ایمان اُس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل درست نہ ہوجائے اور کسی کا دل اُس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اُس کی زبان درست نہ ہوجائے اور کوئی شخص اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا پڑوسی اُس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

وَعَنْہُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ :اَلْمُؤْمِنُ أَمِنَہُ النَّاسُ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ السُّوْءَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَبْدٌ لَایَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ۳۱

''اور اِن (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: (۱) مومن وہ شخص ہے جس سے لوگ امن میں ہوں اور (۲) مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اور (۳) مہاجر وہ شخص ہے جس نے گناہوں کو چھوڑ دیا ہو۔ (۴) قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے جب تک اُس کا پڑوسی اُس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

پڑوسی کو تنگ کرنے والے کیلئے جنت میں داخلہ بند:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَایَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ۳۲ ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اُس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو''۔

---

۳۰ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۹۸، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۵۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۲۵۔ ۳۱ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۴۔ ۳۲ مشکوٰۃ ص ۴۲۲، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۵۶، درمنثور جلد ۲ ص ۵۲۹، ابن حبان حدیث نمبر ۳۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۳، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۲، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۷۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۰۸، مسند ابوعوانۃ جلد ۱ ص ۳۰۔

یعنی صالحین اور نجات پانے والوں کے ساتھ وہ جنت میں نہیں جائے گا اگرچہ سزا پاکر بہت عرصہ کے بعد یا جلد وہاں پہنچ جائے۔ افسوس کہ یہ سبق آج ہم میں سے اکثریت بھلا چکی ہے۔ اَب تو ہمارے تیر کا پہلا شکار ہمارا پڑوسی ہوتا ہے۔

پڑوسی کا حق:

رُوِیَ عَنْ عَمْرِ وبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ جَارِہٖ مَخَافَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَمَا لِهٖ فَلَیْسَ ذٰلِکَ بِمُؤْمِنٍ، وَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ لَّمْ یَأْمَنْ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اَتَدْرِیْ مَاحَقُّ الْجَارِ؟: اِذَااسْتَعَانَکَ اَعَنْتَهٗ، وَاِذَا اسْتَقْرَضَکَ اَقْرَضْتَهٗ وَاِذَاافْتَقَرَ عُدْتَّ عَلَیْهِ، وَاِذَ امَرِضَ عُدْتَّهٗ وَاِذَا اَصَابَهٗ خَیْرٌ هَنَّاْتَهٗ، وَلَا تَسْتَطِیْلُ عَلَیْهِ بِالْبُنْیَانِ فَتَحْجُبَ عَنْهُ الرِّیْحَ اِلَّابِاِذْنِهٖ وَاِذَا اَصَابَتْهُ مُصِیْبَةٌ عَزَّیْتَهٗ وَاِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهٗ وَلَاتُؤْذِہٖ بِقُتَارِ رِیْحِ قِدْرِکَ اِلَّااَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا، وَاِنِ اشْتَرَیْتَ فَاکِهَةً فَاَهْدِلَهٗ،فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاَدْخِلْهَا سِرًّا،وَلَا یَخْرُجْ بِهَا وَلَدُکَ لِیَغِیْظَ بِهَا وَلَدَهٗ [۳۳]

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر والوں اور اپنے مال (کے نقصان) کے خوف سے پڑوسی پر دروازہ بند کرے، وہ پڑوسی جس کے خوف سے دروازہ بند کیا گیا ہے۔ وہ مومن نہیں، جس کا پڑوسی اُس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ (پھر فرمایا) حق یہ ہے کہ: (۱) جب وہ تم سے مدد مانگے تو اُس کی مدد کرو اور (۲) جب تم سے قرض مانگے تو قرض دو اور (۳) جب محتاج ہو تو اُس کی مدد کرو اور (۴) جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرو (۵) اور جب اُسے کوئی خیر پہنچے تو

---

[۳۳] الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۲۵۷، تفسیر قرطبی جلد ۳ ج ۵ ص ۱۲۳، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۴۹۳۲۔

مبارک باد دو اور (٦) مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور (٧) جب مر جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ اور (٨) بغیر اُس کی اجازت کے اپنی عمارت اُونچی نہ کرو کہ اُس کی ہوا روک دو اور (٩) اپنی ہنڈیا سے اُس کو تکلیف نہ دو مگر اُس میں سے اُسے بھی کچھ دو اور (١٠) جب پھل خرید و تو اُس کو اُس میں سے ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرتا ہو تو چھپا کر گھر میں لاؤ اور (نہ ہی) تمہارے بچے اُسے لے کر باہر نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا"۔

کھانے پینے میں پڑوسی کو شامل کرنا اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پڑوسی کے بچوں پر اپنا بلند معیارِ زندگی کبھی ظاہر نہ ہونے دینا، کمالِ احتیاط سے ہر حکمت کی تلقین ہے کیونکہ بلند معیار بچوں کے خورد و نوش کو دیکھ کر کم معیار بچے بھی اُس قسم کی اشیاء کھانے کی خواہش کریں گے اور اپنے والدین کو مہیا کرنے کے لئے کہیں گے اور ہو سکتا ہے اِس سے والدین میں حرام کے ذریعہ اُن کے حاصل کرنے کی غیر اسلامی اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والی تحریک پیدا ہو۔

آپ ﷺ کے ارشاداتِ مقدسہ کا مقصد انتہائی مہذب معاشرہ کی تشکیل ہے۔

رُوِیَ اَبُوالشَّیْخِ ابْنُ حَبَّانَ فِیْ کِتَابِ التَّوْبِیْخِ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ: قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاحَقُّ الْجِوَارِ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَقْرَضَکَ اَقْرَضْتَهٗ، وَاِنِ اسْتَعَانَکَ اَعَنْتَهٗ وَاِنِ احْتَاجَ اَعْطَیْتَهٗ، وَاِنْ مَرِضَ عُدْتَّهٗ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِہٖ، وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ: هَلْ تَفْقَهُوْنَ مَااَقُوْلُ لَکُمْ؟ یُؤَدِّیْ حَقَّ الْجَارِ اِلَّا قَلِیْلٌ مِمَّنْ رَّحِمَ اللّٰهُ، اَوْکَلِمَةٌ نَحْوُهَا[۳۴] "حضرت ابو الشیخ بن حبان علیہ الرحمہ کتاب التوبیخ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اُنہوں نے فرمایا: کہ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پڑوسی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (١) اگر تجھ سے وہ قرض مانگے تو اُس کو قرض دو (٢) اگر مدد طلب کرے تو مدد کرو (٣) اگر محتاج ہو تو اُس کو دو اور (٤) اگر بیمار ہو جائے تو

[۳۴] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۷۔

عیادت کرو (پس اِسی طرح حدیث شریف بیان کی جیسے آپ اُوپر پڑھ آئے ہیں اور آخر میں اِتنا اضافہ ہے)۔ کیا تم سمجھتے ہو جو میں نے تم سے کہا؟ پورے طور پر پڑوسی کا حق اَدا کرنے والے تھوڑے ہیں جن پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مہربانی کی ہے"۔

رُوِیَ اَبُو الْقَاسِمِ الْاَصْبَہَانِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَاحَقُّ الْجَارِ عَلَی الْجَارِ؟ قَالَ: اِنْ سَأَلَکَ فَاَعْطِہِ [۳۵]

"حضرت ابوقاسم اصبہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت وتکریم کرے۔ عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی پر کیا حق ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ کوئی چیز طلب کرے تو اُس کو عطا کردے"۔

بُرے ہمسائے سے پناہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی دُعاؤں میں یہ دُعا بھی ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ [۳۶] "اے میرے اللہ (جل جلالک)! میں ٹھہرنے والے گھر کے بُرے ہمسائے سے تیری پناہ چاہتا ہوں بے شک دیہاتی پڑوسی بدلتے رہتے ہیں"۔

قیامت کے قیام کا سبب:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و

[۳۵] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۷۔ [۳۶] الادب المفرد ص ۴۰ (بیروت) ص ۴۰ (سانگلہ ہل) مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ۳۵۹، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۵۵، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۶۱۷۔

رحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَأَخَاهُ وَأَبَاهُ ۳۷ ''قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ اپنے ہمسایہ کو، اپنے بھائی کو اور باپ کو قتل کرنے لگیں گے''۔

ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھنا:

حضرت عمرو بن معاذ الاشہلی رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے فرمایا' مجھے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

يَانِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ امْرَأَةٌ مِنْكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ ۳۸ ''اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کی تحقیر نہ کرے چاہے وہ جانوروں کے پلانے کے برتن ہی کے سلسلہ میں ہو''۔ یعنی جس برتن سے جانوروں کو پانی پلایا جاتا ہے اُس کے اعلیٰ اور گھٹیا ہونے کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے اِس سے بھی ہمسائے کو تکلیف ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:- يَانِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَ لَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ ۳۹ (الادب المفرد میں یا نساء المسلمات کا دو مرتبہ ذکر ہے)۔

''اے مسلمان عورتو! کوئی اپنی ہمسائی کی تذلیل و تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ (حصہ میں) بکری کا کھر بھیجے''۔

یعنی اگر کوئی ہمسائی چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی بھیجے' تو اُس کو حقیر نہیں جاننا چاہیے اور نہ ہی بھیجنے والی ہمسائی کی تذلیل کی جائے۔ یاد رہے تحائف دینے میں ضروری نہیں کہ تحائف قیمتی ہوں۔ بعض اَوقات قیمتی تحائف کا لین دینا طبیعتوں

---

۳۸ الادب المفرد ص ۲۱ (بیروت)، ص ۴۲ (سانگلہ ہل) تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۲، مسند احمد جلد ۴ ص ۶۹، جلد ۶ ص ۳۷۷، جلد ۶ ص ۴۳۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۳۷۔ ۳۹ بخاری جلد ۲ ص ۸۸۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶۴، ۳۰۷، ۴۳۲، ۴۹۳، ۵۰۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۷۷، جلد ۶ ص ۱۶۹، ۶۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۸۹۰، الادب المفرد ص ۲۱ (بیروت) ص ۴۲ (سانگلہ ہل)۔

پر گراں گزرتا ہے جبکہ تحائف کا تبادلہ خوشگوار تعلقات کا مظہر ہوتا ہے۔ بعض لوگ اڑوس پڑوس سے معمولی تحفہ آنے پر ناگواری کا اِظہار کرتے ہیں' یہ نامناسب ہے بلکہ ہمسایہ کا تحفہ خوش دلی سے قبول کرلینا چاہئے۔ محولہ بالا حدیث شریف میں حقیر جاننے کو اچھا نہیں کہا گیا۔

عمل کے سچے اور حقیقی درس دینے والے پیارے عظیم رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے۔ حقوق ہمسایہ اَدا کرنے والے نہ صرف دینی بلندیاں اور رفعتیں حاصل کرتے ہیں بلکہ دنیا میں بھی پُرسکون اور پُرمسرت زندگی گزارتے ہیں۔ جو لوگ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اَحکامات اور تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہُ الکریم اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی محبت سے محروم ہوتے ہیں' بلکہ دیکھا گیا ہے کہ کئی اَقسام کی پریشانیوں کی دلدل میں پھنسے ہوتے ہیں جس سے وہ ذہنی اور قلبی سکون برباد کرلیتے ہیں۔

ہمسائے کی وجہ سے ہلاکت:

حضرت ارطاۃ بن المنذر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت ابو عامر حمصی علیہ الرحمہ سے سنا' وہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: **مَا مِنْ رَّجُلَیْنِ یَتَصَارَمَانِ فَوْقَ ثَلاَ ثَةِ اَیَّامٍ فَیُهْلِکُ اَحَدُهُمَا فَمَاتَا وَهُمَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الْمُصَارَمَةِ اِلَّاهَلَکَا جَمِیْعًا وَمَامِنْ جَارٍ یَّظْلِمُ جَارًا وَّیَقْهِرُهٗ، حَتّٰی یَحْمِلَهٗ ذٰلِکَ عَلٰی اَنْ یَّخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلَّا هَلَکَ** [۴۰]

''جب کبھی دو آدمی ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کرتے ہیں تو اُن میں سے ایک ہلاک ہوجاتا ہے اور اگر دونوں اِسی حالت مقاطعہ میں مرگئے تو دونوں ہی ہلاک ہوئے اور جب کوئی شخص اپنے ہمسایہ پر اتنا ظلم و چیرہ دستی

---

[۴۰] الادب المفرد ص۲۲ (بیروت) ص۴۳ (سانگلہ ہل)۔

کرتا ہے کہ ہمسایہ گھر چھوڑ کر چلا جائے تو ایسا شخص ہلاک ہو جاتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ سے ہمسائے کے بارے میں مدد:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اپنے ہمسایہ کے غلط رویہ سے تنگ آ کر مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ شخص رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے مابین بیٹھا ہوا تھا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے۔ اُس شخص نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک سفید پوش شخص کے برابر وہاں کھڑے ہیں جہاں لوگ جنازوں کی نمازیں پڑھا کرتے تھے جب رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ اُدھر تشریف لائے تو اُس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' یہ سفید پوش شخص کون تھا؟ جو آپ ﷺ کے پاس کھڑا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "أَقَدْ رَأَيْتَهُ" (کیا تم نے اُسے دیکھا؟)۔ قَالَ: نَعَمْ (اُس نے عرض کیا' جی ہاں) قَالَ: رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا (فرمایا: تم نے خیر کثیر کو دیکھا) ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَبِّيْ مَازَالَ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ جَاعِلٌ لَهٗ مِيْرَاثًا [۴۱] "(فرمایا) یہ میرے پیارے ربِ کریم (جلّ سلطانہ) کے فرشتے (حضرت) جبریل امین علیہ السلام تھے جو مجھے (اُمت کے لئے) ہمسائے کے بارے میں (اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم کا) حکم سنانے حاضر ہوئے تھے' یہاں تک کہ میں نے گمان کیا شاید وہ ہمسایہ کی میراث بھی مقرر کرنے والے ہیں"۔

کامل مومن بننے کا نسخہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ

[۴۱] الادب المفرد ص۲۲ (بیروت) ص۴۳ (سانگلہ ہل)۔

اَوْیُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھِنَّ ؟[۴۲] ''کون ہے جو مجھ سے یہ چند باتیں لے لے پھر اُن پر عمل کرے یا اُسے سکھا دے جو اُن پر عمل کرے؟

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں حاضر ہوں' فرماتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرا ہاتھ پکڑا' پھر پانچ چیزیں گنیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ ''حرام چیزوں سے بچو' تم سب سے بڑے عابد ہو جاؤ گے''۔

۲۔ وَارْضَ بِمَا قَسَّمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی تقسیم رزق پر جو اُس نے تیرے لئے کر دی، اُس پر راضی ہو جاؤ لوگوں سے غنی ہو جاؤ گے''۔

۳۔ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُّؤْمِنًا ''اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرو کامل مومن بن جاؤ گے''۔

۴۔ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُّسْلِمًا ''اور لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو' سچے مسلمان ہو جاؤ گے''۔

۵۔ وَلَا تُکْثِرِ الضَّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضَّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ[۴۳]
''اور (قہقہہ مار کر) زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ (قہقہہ مار کر) ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

عورت یا گھر میں نحوست:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلشُّوْمُ فِی الْمَرْأَۃِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ[۴۴]
''نحوست عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے''

وَفِیْ رِوَایَۃِ اَلشُّوْمُ فِیْ ثَلَاثَۃِ فِی الْمَرْأَۃِ وَالْمَسْکَنِ وَالدَّآبَّۃِ[۴۵]

---

۴۲ مشکوٰۃ ص ۴۴۰، مرآۃ جلد ۷ ص ۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۰۵۔ ۴۳ مشکوٰۃ ص ۴۴۰۔ ۴۴ مشکوٰۃ ص ۲۶۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۹۵۔ ۴۵ مشکوٰۃ ص ۲۶۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۸۲۴، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۰۴۔

''اور ایک روایت میں ہے' نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت' گھر اور جانور میں''۔

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے مکاشفۃ القلوب میں لکھا ہے:

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْیُمْنُ وَالشُّوْمُ فِی الْمَرْأَۃِ وَالْمَسْکَنِ وَالْفَرَسِ ۴۶ ''یہ کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے برکت اور نحوست عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے''۔

عورت کی برکت:

(اس کی تفصیل اس طرح ہے)فَیُمْنُ الْمَرْأَۃِ خِفَّۃُ مَھْرِھَا وَیُسْرُ نَکَاحِھَا وَحُسْنُ خُلُقِھَا ''عورت میں برکت یہ ہے کہ اُس کا مہر کم ہو' نکاح آسان ہو اور اخلاق بہترین ہو''۔

عورت کی نحوست:

وَشُوْمُھَا غَلَاءُ مَھْرِھَا عُسْرُ نِکَاحِھَا وَسُوْءُ خُلُقِھَا ''عورت کی نحوست یہ ہے کہ اُس کا مہر زیادہ ہو، نکاح مشکل ہو اور وہ بداَخلاق ہو''۔

مکان کی برکت:

وَیُمْنُ الْمَسْکَنِ، سَعَتُہٗ وَحُسْنُ جِوَارِ اَھْلِہٖ ''مکان کی برکت یہ ہے کہ فراخ ہو اور اُس کے پڑوسی اچھے ہوں

مکان کی نحوست:

وَشُوْمُہٗ ضَیْقُہٗ وَسُوْءُ جِوَارِ اَھْلِہٖ'' مکان کی نحوست یہ ہے کہ مکان تنگ ہو اور پڑوسی بُرے ہوں''۔

گھوڑے کی برکت اور نحوست:

وَیُمْنُ الْفَرَسِ ذِلُّہٗ وَحُسْنُ خُلُقِہٖ وَشُوْمُہٗ صَعُوْبَتُہٗ وَسُوْءُ

۴۶ مکاشفۃ القلوب ص ۳۸۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۵۳۔

خُلُقٍ ۴۷ ''گھوڑے میں برکت یہ ہے کہ قابو میں رہے اور عادات اچھی ہوں اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ بے قابو ہو اور عادات بُری ہوں''۔

''اس حدیث شریف کے بہت معنی کئے گئے ہیں ایک یہ کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو اِن تین چیزوں میں ہوتی، دوسرے یہ کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اُولاد نہ جنے اور خاوند کی نافرمان ہو۔ مکان کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، وہاں اَذان کی آواز نہ آتی ہو اور اُس کے پڑوسی خراب ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ مالک کو سواری نہ کرنے دے، سرکش ہو۔ بہر حال یہاں **شوم** سے مراد بدفال نہیں کہ اُس کی وجہ سے رزق گھٹ جائے یا آدمی مر جائے کہ اِسلام میں بدفالی ممنوع ہے۔

خیال رہے کہ بعض بندے اور چیزیں مبارک تو ہوتی ہیں کہ اُن سے گھر میں، مال میں، عمر میں اِضافے ہو جاتے ہیں جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں' .... **وَاجْعَلَنِیْ مُبَارَکًا** .... (مریم:۳۱) ''مجھے برکتوں والا بنایا گیا ہے''۔ مگر کوئی چیز اِس کے مقابل معنی میں منحوس نہیں۔ ہاں کافر، کفر، زمانہ عذاب، منحوس ہے۔ ''.... **فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ** .... '' (القمر:۱۹) ''ایسے دن میں جس کی نحوست'' ۴۸

ہمسائے کو بکری کے معاملہ میں بھی دُکھ نہ پہنچاؤ:

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر کسی عورت کو اُس کا شوہر چاہے اور عورت اپنی ذات سے اُسے روک دے، چاہے غصہ کی وجہ سے یا اِس وجہ سے کہ عورت کا دل نہ چاہتا ہو تو کیا اِس میں کوئی حرج ہے؟ تو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا! ہاں:

اِنَّ مِنْ حَقِّهٖ عَلَیْکِ اَنْ لَّوْاَرَادَکِ وَاَنْتِ عَلٰی قَتَبٍ O

۴۷ مکاشفۃ القلوب ص۳۸۳۔ ۴۸ مرآۃ جلد۵ ص۶۔

''تمہارے شوہر کا تم پر حق ہے کہ جب تمہیں چاہے تو اپنے آپ کو اُس سے نہ روکو چاہے تم اُس وقت سواری پر ہی ہو''۔ یہ بات اور دیگر باتیں فرمانے کے بعد فرمانے لگیں: میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے ٹکیہ پکائی تھی اتنے میں ہمسائے کی بکری کا بچہ آ گیا اور ٹکیہ کی طرف بڑھا، میں نے ٹکیہ اُٹھا کر ایک طرف رکھ دی اور بکری کے بچے کو جلدی سے ہنکا دیا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: خُذِیْ مَا اَدْرَکْتِ مِنْ قُرْصِکِ وَلَا تُؤْذِیْ جَارَکِ فِیْ شَاتِہٖ ۴۹

''اپنی ٹکیہ جو اُٹھالی، رکھ لو اور ہمسایہ کو بکری کے بارے میں دکھ نہ پہنچاؤ'' یعنی ٹکیہ اُٹھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بکری یا اُس کے بچے کو مارنا نہیں اس طرح ہمسائے کو تکلیف ہوگی''۔ (جب جانوروں کے معاملہ میں ہمسائے کے دُکھ اور خوشنودی کے اِحساس کی تعلیم دی جا رہی ہے تو خود ہمسائے کے ساتھ کس قدر حُسنِ سلوک کی تعلیم کا اِہتمام ہے۔ اِس کا مختلف اَحکامات اور روایات اور واقعات سے اَندازہ کیا جا سکتا ہے۔

وَقَالَ اِذَا اَنْتَ رَمَیْتَ کَلْبَ فَقَدْ آذَیْتَ O ۵۰

''اگر تم نے پڑوسی کے کتے کو پتھر مارا تو تم نے اُس (کے کتے اور اپنے پڑوسی) کو اِیذا دی''۔

سو ہمسایوں کی بلائیں دُور:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰـہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَۃِ اَھْلِ بَیْتٍ مِنْ جِیْرَانِہِ الْبَلَآءَ ثُمَّ قَرَأَ: (وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ) ۵۱ ''نبی کریم

---

۴۹ الادب المفرد ص ۲۱ (بیروت) ص ۴۱ (سانگلہ ہل) ۔ ۵۰ مکاشفۃ القلوب ص ۳۸۲۔
۵۱ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۶۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۶۵۴، تفسیر طبری جلد ۲ ص ۶۴۶ (طبع جدید)۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نیک مسلمانوں کی وجہ سے سو گھروں سے، جو اُس کے پڑوس میں ہوتے ہیں، بلائیں دُور فرماتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قرآنِ مجید کی آیتِ مبارکہ کی قرأت فرمائی ''اور اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) دُور نہ کرتا بعض لوگوں کو بعض کے سبب سے تو اَلبتہ زمین میں فساد پیدا ہو جاتا''۔

شوربہ زیادہ بنانا:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَکْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَکَ** ۵۲؎ ''اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنک) جب تو گوشت پکائے تو شوربہ زیادہ کر اور اپنے ہمسائے کا بھی خیال رکھ''۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں اس طرح ہے، فرماتے ہیں: **اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَاءَهٗ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِکَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ** ۵۳؎ ''میرے جگری دوست (یعنی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب گوشت پکائے تو شوربہ بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ اُنہیں اس میں سے بھیج''۔

ہمسایوں میں سے ترجیح:

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہمسایوں کو تحائف اَرسال فرماتی تھیں، چیز کم یا زیادہ ہونے کا خیال نہ فرماتیں، جو شے ہوتی، چاہے ایک ہی شے ہوتی وہی ہمسایہ کو دے دیتیں۔ حکم یہ تھا کہ پہلے قریبی ہمسایہ کو ہدیہ دیا جائے۔ اس سلسلہ میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ

۵۲؎ مسلم جلد ۲ ص ۳۲۹، تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۰۴، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۱، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۴۳۔ ۵۳؎ مسلم جلد ۲ ص ۳۲۹، الادب المفرد ص ۲۰ (بیروت) ۳۹ (سانگلہ ہل)۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) **اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ بِاَیِّهِمَا اَبْدَأُ قَالَ بِاَدْنَا هُمَا بَابًا** ۵۴

''میرے دو ہمسائے ہیں میں کس کے ساتھ پہلے احسان کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دَروازہ قریب ہے۔ (اگرچہ دیوار دُور ہو۔) الادب المفرد میں اَیسی دوروایات ہیں''۔

ہمسائے پر ظلم وزیادتی کے گناہ کی سختی:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں، **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **لِاَصْحَابِهٖ مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا؟ قَالُوْا: حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ: **لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَتِهٖ اَیْسَرُ عَلَیْهِ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ قَالَ: مَاتَقُوْلُوْنَ فِی السَّرِقَةِ؟ قَالُوْا: حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهِیَ حَرَامٌ قَالَ: لَاَنْ یَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ اَبْیَاتٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّسْرِقَ مِنْ جَارِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ۔** ۵۵ ''رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنکم) تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور اُس کے رسولِ (کریم رؤف ورحیم ﷺ) نے اس کو حرام کیا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اُس پر آسان ہو اِس سے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (مطلب یہ کہ دس عورتوں سے زنا کے

---

۵۴ ابوداؤد جلد۲ ص ۳۵۴، الادب المفرد ص ۱۹ (بیروت) ص ۳۸، ابن کثیر جلد ا ص ۴۲۵، تفسیر مظہری جلد ا ص ۱۰۳، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۰، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۳۷، تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۵۲۹۔ ۵۵ ابن کثیر جلد ا ص ۴۲۵، درمنثور جلد ۲ ص ۵۳۱۔

مقابلے ایک عورت جو ہمسائے میں رہتی ہو اُس سے زنا کرنا بہت بُرا ہے یعنی اُن دس کا گناہ بہت بڑا ہے جبکہ اِس ایک کا گناہ اُن دس سے بھی بڑھ کر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: تم چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ چوری کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور اُس کے رسول (کریم رؤف و رحیم ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے اور یہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا دس گھروں کی چوری کرنا اُس پر آسان ہو اِس سے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر میں چوری کرے۔ (بالکل اَیسے ہی برا ہے جیسے زنا کی مثال دی گئی) (اس حدیث شریف کو امام احمد نے اِنہی الفاظ سے روایت کیا ہے اور اِس کے تمام راوی ثقہ ہیں طبرانی نے کبیر اور اوسط میں نقل کیا ہے)۔

بڑے گناہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (**قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ ؟** ''کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟'' **قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰـهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ** ''آپ ﷺ نے فرمایا'' یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نے تجھے پیدا فرمایا ہے''۔ **قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ** ''(فرماتے ہیں)، میں نے پھر عرض کیا پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟'' **قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً اَنْ يُّطْعِمَ مَعَكَ** ''فرمایا: اس خوف سے اپنی اولاد کو قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے'' **قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ** ''میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ **قَالَ اَنْ تَزْنِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ** ''فرمایا (پھر یہ کہ) تُو اپنی پڑوسن سے زنا کرے''۔[۵۶]

اَچھائی اور بُرائی پر پڑوسی کی گواہی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا

---

[۵۶] ابن کثیر جلد ۱ص ۳۲۵۔

میں کیسے جانوں جبکہ میں بھلائی کروں یا جبکہ میں بُرائی کروں؟ تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ ۵۷

"جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے بھلائی کی تو تم نے واقعی بھلائی کی اور جب تم اُنہیں کہتے سنو کہ تم نے بُرائی کی تو واقعی تم نے بُرائی کی"۔

یعنی معاملات میں اَچھائی یا بُرائی کی علامت یہ ہے کہ پڑوسی قدرتی طور پر کسی کو اَچھا یا بُرا کہیں۔ قدرتی بات ہے کہ بعض بندوں کے لئے خود بخود منہ سے اَچھائی نکلتی ہے۔ مسلمان کی زبان ربِّ ذوالجلال والاکرام کا حکم ہے، پڑوسی چونکہ ڈھکے چھپے حالات سے بھی خبردار ہوتے ہیں، اِس لئے اِس حدیث شریف میں پڑوسیوں کی قید لگائی گئی ہے۔ مخلوق کی زبان سے وہی نکلتا ہے جو ربُّ العزت نکلواتا ہے۔ جیسے آج بعض قبروں والوں کو لوگ ولی اللہ کہتے ہیں حالانکہ اُنہیں کسی نے دیکھا بھی نہیں۔

ہمسائے کے بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ہدایت:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِثَلَاثٍ (۱) اَسْمَعُ وَاُطِیْعُ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعُ الْاَطْرَافِ (۲) وَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَکْثِرْ مَاءَ ھَا ثُمَّ انْظُرْ اَھْلَ بَیْتٍ مِنْ جِیْرَانِکَ فَاَصِبْھُمْ مِنْہُ بِمَعْرُوْفٍ (۳) وَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، فَاِنْ وَجَدْتَّ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰی، فَقَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَکَ وَاِلَّا فَھِیَ نَافِلَۃٌ ۵۸ "میرے محبوب دوست (نبی کریم رؤف و رحیم

۵۷ مشکوٰۃ ص ۴۲۴، مرآۃ جلد ۷ ص ۴۷۵، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۷۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۴۰۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۱۲۵، ابن حبان حدیث نمبر ۲۰۵۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۷۳۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۴۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۲۳، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۷۴۹، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۷۱۔ ۵۸ الادب المفرد ص ۳۰ (بیروت) ص ۳۹ (سانگلہ ہل)، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۲۔

ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی ہدایت فرمائی ۔(۱) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کان کٹے غلام ہی کی بات ہو۔ (۲) جب شوربہ پکاؤ اور اُس میں پانی زیادہ ہو جائے تو اپنے ہمسایہ گھروں کو دیکھ لو اور اُن کو دے دو اور (۳) اپنے وقت پر نماز پڑھ لو، اس کے بعد اگر دیکھو کہ امام نماز پڑھ رہا ہے یا تو اپنی نماز پر قائم رہو (یا امام کے پیچھے دوبارہ پڑھ لو) اور پچھلی نماز تمہاری نفل نماز ہو جائے گی''۔

قیامت کے دن پہلا فیصلہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ** [۵۹] ''قیامت کے دن پہلے جھگڑنے والے دو پڑوسی ہوں گے''۔ یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے پڑوسیوں کے جھگڑے چکائے جائیں گے، پہلے اُن کے فیصلے ہو جائیں گے یعنی دوسرے جھگڑوں کے مقابلے میں پڑوسیوں کے جھگڑے پہلے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گے۔ لیکن یہ خیال رہے:

عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہوگا۔
معاملات میں پہلے خون ناحق کا حساب ہوگا۔
اور حقوق میں پہلے پڑوسیوں کا حساب ہوگا۔

قیامت کے دن ہمسائے کے خلاف شکایت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، **لَقَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ اَوْ قَالَ حِيْنٌ وَمَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِدِيْنَارِهٖ وَدِرْهَمِهٖ مِنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ الْاٰنَ الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ اَحَبُّ اِلٰى اَحَدِنَا مِنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : كَمْ مِّنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٌ بِجَارِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ :يَارَبِّ هٰذَا اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنِيْ فَمَنَعَ مَعْرُوْفَهٗ** [۶۰] ''ایک

[۵۹] مشکوٰۃ ص ۴۲۵، مرآۃ جلد ۶ ص ۸۵۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۵۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۷ ص ۳۰۹، ۳۰۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۷۰، جلد ۱۰ ص ۳۷۹، ابن کثیر جلد ۱ ص ۴۲۵۔ [۶۰] الادب المفرد ص ۱۹ (بیروت) ص ۳۹ (سانگلہ ہل)، الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۳۵۹۔

زمانہ یا فرمایا ایک وقت ہم پر اَیسا بھی آیا تھا کہ اُس وقت ایک شخص اپنے درہم ودینار کا حق دار اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ کسی اور کو نہ سمجھتا تھا۔ اَب وہ وقت آگیا ہے کہ درہم ودینار ہمارے نزدیک مسلمان بھائی سے زیدہ محبوب ہیں۔ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''بہت سے لوگ قیامت کے دن اپنے ہمسائے سے لٹکے رہیں گے (یعنی حساب وکتاب مکمل ہونے اور جنت میں جانے سے رُکے رہیں گے) ہمسایہ کہے گا کہ اے میرے رب! اس شخص نے میرے مقابلے میں اپنا دروازہ بند رکھا اور مجھے اپنے معروف اور مشہور رواجی حسن سلوک سے محروم کردیا تھا''۔

پڑوسی کے بارے میں پوچھ گچھ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کَمْ مِنْ جَارٍ مُّتَعَلِّقٍ بِجَارِہٖ یَقُوْلُ: یَارَبِّ سَلْ ھٰذَا لِمَ اَغْلَقَ عَنِّیْ بَابَہٗ، وَمَنَعَنِیْ فَضْلَہٗ؟ [۶۱] ''نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی پڑوسی ہیں جن کے متعلق اُن کے پڑوسی کہتے ہیں' اے رب! اِس سے یہ پوچھ کہ اِس نے اپنے دروازے کو مجھ پر کیوں بند کیا اور اپنے فضل کو مجھ سے کیوں روکا؟''۔

ہمسائے کی دیوار کے ساتھ پیشاب کرنے والے کو تنبیہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں،

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ غَزَاۃٍ قَالَ: لَا تَصْحَبُنَا الْیَوْمَ مَنْ آذٰی جَارَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَابُلْتُ فِیْ اَصْلِ حَائِطِ جَارِیْ فَقَالَ: لَا تَصْحَبُنَا الْیَوْمَ [۶۲] ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ایک غزوہ کے لئے نکلے آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن وہ شخص ہمارا صاحب نہ بنے جس نے اپنے

[۶۱] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۹ تفسیر درمنثور جلد۲ ص ۵۲۹۔ [۶۲] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۵، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۱۷۰۔

پڑوسی کو تکلیف دی۔ قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کے ساتھ پیشاب کیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: آج وہ شخص ہمارا صاحب نہ بنے"۔

گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ ڈھونڈو:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِلْتَمِسُوا الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ وَالرَّفِیْقَ قَبْلَ الطَّرِیْقِ** [۶۳] "گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ ڈھونڈ واور راستہ (تلاش کرنے) سے پہلے ساتھی ڈھونڈو"۔

تاکہ مکان کے بنانے کے بعد کسی قسم کا پچھتاوہ نہ لگ جائے کہ کیسے ہمسائے ملے ہیں اور سفر میں کوئی ہمدرد نہیں ہے۔

ہمسائے کی حمایت میں مرنے والا شہید ہے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَلْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ وَّالْحَرِیْقُ شَهِیْدٌ وَّالْغَرِیْبُ شَهِیْدٌ وَالمغلودغ شَهِیْدٌ وَّالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ وَّمَنْ یَّقَعُ عَلَیْهِ الْبَیْتَ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ یَّقَعُ مِنْ فَوْقِ الْبَیْتِ فَتَنْدَقَ رِجْلَهٗ اَوْ عُنُقَهٗ فَیَمُوْتَ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قَتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قَتَلَ دُوْنَ نَفْسِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قَتَلَ دُوْنَ اَخِیْهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قَتَلَ دُوْنَ جَارِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّالْاَمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِیُ عَنِ الْمُنْکَرِ شَهِیْدٌ** [۶۴]

"(۱) غرق ہونے والا شہید ہے (۲) آگ میں حادثاتی طور پر جل کر مرنے والا شہید ہے (۳) پردیس میں مرنے والا شہید ہے (۴) جسے سانپ ڈسے وہ شہید ہے (۵) ہیضہ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے (۶) جس پر گھر (مکان) گرے وہ شہید ہے (۷) جو گھر (مکان) کے اُوپر سے گرے اور اُس کی ٹانگ یا

۶۳ جامع صغیر جلد ۱ ص ۶۱۔ ۶۴ جامع صغیر جلد ۲ ص ۷۱۔

گردن ٹوٹ جائے وہ مر جائے تو وہ شہید ہے(۸) جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے' وہ شہید ہے (۹) جو اپنے بھائی کی طرف داری میں مارا جائے' وہ شہید ہے(۱۰) جو اپنے ہمسائے کی حمایت میں مارا جائے' وہ شہید ہے(۱۱) جس کو اس لئے مارا جائے کہ وہ نیکی کا حکم کرتا ہے اور بُرائی سے منع کرتا ہے' وہ شہید ہے''۔رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اور لوگوں کے ساتھ ایسے شخص کے لئے بھی شہادت کے درجہ کا اعلان فرمایا ہے جو ہمسائے کی حمایت میں قتل کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑی خیانت:

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں،رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَعْظَمُ الْغُلُوْلِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذِرَاعٌ مِنَ الْاَرْضِ تَجِدُوْنَ الرَّجُلَیْنِ جَارَیْنِ فِی الْاَرْضِ اَوْفِی الدَّارِ فَیَقْتَطِعُ اَحَدُھُمَا مِنْ حَظِّ صَاحِبِہٖ ذِرَاعًا مَاذَا اقْتَطَعَہٗ طَوَّقَہٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** ۶۵

''قیامت کے دن اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ ہوگی کہ زمین یا گھر کے دو پڑوسیوں کے مابین ایک گز جگہ تھی جسے ایک پڑوسی نے زبردستی اپنے قبضہ میں کرلیا تو جب ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کی ایک گز جگہ پر ناجائز قبضہ کر لے تو قیامت کے روز وہ جگہ سات زمینوں تک اُس کے گلے میں طوق بنائی جائے گی''۔

ایک گز جگہ کو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے۔مطلب یہ کہ جتنی جگہ کوئی شخص اپنے بھائی یا پڑوسی کے حصہ سے ناجائز طور پر قبضہ میں لے لے گا،وہ اُس کے باعث مذکورہ بالاعذاب میں مبتلا ہوگا۔نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ فرمانِ عظیم ہر شخص کے لئے درسِ ہدایت ہے جو کسی ہمسائے یا مسلمان بھائی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لیتا ہے اور قبضہ

---

۶۵ جامع صغیر جلد ۱ص ۴۶،مسند احمد جلد ۴ص ۱۴۰،جلد ۵ص ۳۴۴،مجمع الزوائد جلد ۴ص ۷۵ ، الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۱۶،کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۰۹۔

کرنے کے بعد چوری اور سینہ زوری کا مظاہرہ بھی کرتا ہے قبضہ کرنے کے لئے قتل وغارت گری کا بازار بھی گرم کرتا ہے اور آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتا وہ بہت بڑا ظالم ہے!

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم محبت فرماتا ہے:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الرَّجُلَ لَہُ الْجَارُ السُّوْءُ یُؤْذِیْہِ فَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُ وَیَحْتَسِبُہٗ حَتّٰی یَکْفِیَہُ اللّٰہُ بِحَیَاۃٍ اَوْ مَوْتٍ** [۲۶] ”بلاشبہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُس شخص سے محبت فرماتا ہے جس کا پڑوسی بُرا ہو اور وہ (بُرا پڑوسی) اُسے اَذیت پہنچاتا ہو مگر وہ اُس کی اَذیت پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) زندگی یا موت کی وجہ سے اُسے کفایت عطا فرمائے“۔

صبر چونکہ بہت ہمت کا کام ہے اِس لئے اِس کا ثمرہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی محبت ہے جو بہت بڑی نعمت ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اَوقات صبر کی تکلیف طویل ہوتی ہے مگر صبر کرنے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی طرف دھیان لگانے سے آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ کرم کی بات ہے۔

دس اچھی عادات:

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَکَارِمُ الْاَخْلَاقِ عَشْرَۃٌ تَکُوْنُ فِی الرَّجُلِ وَلَا تَکُوْنُ فِیْ اِبْنِہٖ وَتَکُوْنُ فِی الْاِبْنِ وَلَا تَکُوْنُ فِی الْاَبِ وَتَکُوْنُ فِی الْعَبْدِ وَلَا تَکُوْنُ فِیْ سَیِّدِہٖ یُقَسِّمُھَا اللّٰہُ لِمَنْ اَرَادَ بِہِ السَّعَادَۃَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَصِدْقُ الْبَأْسِ وَاَعْطَاءُ السَّائِلِ وَ الْمُکَافَاَۃُ بِالصَّنَائِعِ وَحِفْظُ الْاَمَانَۃِ وَصِلَۃُ الرَّحِمِ وَالتَّذَمُّمُ**

---

[۲۶] جامع صغیر جلد ۱ ص ۷۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۸۹۳۔

لِلْجَارِ وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ وَاِقْرَاءُ الضَّيْفِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ ٦٧؎

''دس اَچھی عادات (اَیسی) ہیں کہ (کسی) آدمی میں ہوں تو (پوری کی پوری) اُس کے بیٹے میں نہیں ہوتی اگر بیٹے میں ہوں تو باپ میں نہیں ہوتیں، غلام میں ہوں تو اُس کے آقا میں نہیں ہوتیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) اُن کو اُس شخص کا مقسوم بناتا ہے جس کے لئے وہ سعادت مندی کا ارادہ رکھتا ہے (اور وہ عادتیں یہ ہیں): (۱) بات میں سچائی (۲) دلیری میں سچائی (۳) مانگنے والے کو عطا کرنا (۴) احسانات کا بدلہ دینا (۵) اَمانت کی حفاظت کرنا (۶) رشتہ داری پالنا (۷) بُرے ہمسائے سے کنارہ کشی کرنا (۸) بُرے ساتھی سے الگ رہنا (۹) مہمان کی دعوت کرنا اور سب کی سردار اور (۱۰) حیاء کرنا۔

''کتنا خوش بخت اور عظمت والا وہ شخص ہے جس میں محولہ بالا صفات پائی جائیں۔ لیکن یہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم کی عنایت، مہربانی اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نگاہِ کرم سے ہی ممکن ہے۔

اَذیت دینے والا پڑوسی:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَاكَانَ وَلَا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُؤْمِنٌ اِلَّا وَلَهٗ جَارٌ يُؤْذِيْهِ ٦٨؎ ''نہ کوئی مومن ہوا اور نہ قیامت کے دن تک کوئی مومن ہوگا مگر یہ کہ اُس کا کوئی نہ کوئی اَذیت دینے والا پڑوسی تھا یا ہوگا''۔

یہ آزمائشِ اِلٰہی ہے۔ جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اَذیت دینے والے پڑوسی تھے تو اُمّتی بھی اس اِمتحان سے گزرنے کا ذہن میں رکھے۔ بعض اَوقات اَچھا بھلا ہمسایہ بھی مخالف ہوجاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم ایمان رکھنے والے کی مدد فرمائے اور اِیمانیات اور اِعتقادیات کے ساتھ ساتھ

٦٧؎ جامع صغیر جلد ۲ص ۱۵۵، کنز العمال جلد ۳ ص۲ حدیث نمبر ۵۱۲۹۔ ٦٨؎ جامع صغیر جلد ۲ص ۱۴۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۶ ۷۔

معاملات اور حالات کو درست رکھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

دو بدترین ہمسائے:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: كُنْتُ بَيْنَ شَرِّ جَارَيْنِ بَيْنَ اَبِىْ لَهَبٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ اَنْ كَانَا لَيَاْتِيَانِ بِالْفُرُوْثِ حَانَهَا فَيَطْرَحُ عَلٰى بَابِىْ حَتّٰى اَنَّهُمْ لَيَاْتُوْنَ بِبَعْضِ مَّا يَطْرَحُوْنَ مِنَ الْاَذٰى فَيَطْرَحُوْنَهُ عَلٰى بَابِىْ [۲۹] "میں دو بدترین ہمسایوں ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان رہتا تھا۔ وہ گوبر لا کر میرے دروازے پر پھینک دیتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کی پھینکی ہوئی گندگی بھی لا کر میرے دروازے پر پھینکتے تھے"۔

قارئینِ کرام اندازہ فرمائیں کس قدر شقی القلب وہ لوگ تھے۔ قادر مطلق چاہتا تو کوئی دنیا کی طاقت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اذیت نہ پہنچا سکتی، اگر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ کی دُعا سے دشمن تباہ وبرباد ہو جاتا مگر آپ ﷺ نے اُمّت کی تعلیم وتربیت کے لئے صبر وتحمل اور برداشت کا عظیم نمونہ پیش فرمایا تاکہ جب اُمّتیوں کو ایسے حالات وواقعات کا سامنا ہو تو وہ اپنے کریم آقا ﷺ کے نقشِ قدم پر چل کر ربِّ ذوالجلال والاکرام کا قرب وخوشنودی حاصل کریں۔

خوش خلق اور بدخلق ہمسائیوں کا واقعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُكْثِرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِىْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِىَ فِى النَّارِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا، وَاَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالْاَ ثْوَارِ مِنَ

---

[۲۹] جامع صغیر جلد ۲ ص ۹۶، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۰۰۔

اَلْاَقِطِ، وَلَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا قَالَ: ھِیَ فِی الْجَنَّۃِ. رَوَاہُ اَحْمَدُ ۰ [1]

''ایک شخص نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں اِنتہائی اَدب و احترام سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فلاں بی بی کی نماز اور روزے اور صدقات کا بڑا چرچا ہے مگر اُس کی زبان سے لوگ پریشان ہیں۔ (یعنی وہ عورت لوگوں کو زبانی تکلیف دیتی ہے، لڑتی جھگڑتی ہے، غیبت وچغلی جیسے ذلیل اَعمال میں مبتلا ہے۔) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آگ میں ہے''۔ اُس شخص نے ایک اور عورت کا ذکر کیا جو فرض روزے صدقات وخیرات اور نماز پنجگانہ کی اَدائیگی میں پختہ ہے لیکن اُس کے پاس نفلی روزے، نماز اور صدقات کی کمی ہے۔ وہ تو پنیر کے کچھ ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے مگر وہ عورت اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنتی ہے''۔

ہمسائے کی تکلیف پر صبر اور خاموش احتجاج:

بُرے پڑوسی کی بُرائی ہم سے عمدہ اَخلاق کی متقاضی ہے۔ اگر کسی کا پڑوسی بدسلوکی کرے تو جس سے بدسلوکی اور بُرائی ہو رہی ہے وہ صبر کرے اور قوت برداشت سے کام لے اور بُرائی کا جواب بُرائی سے نہ دے۔ اِسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ واقعہ قابل توجہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے پاس آیا اور اپنے ہمسائے کی شکایت کرنے لگا تو: قَالَ اِذْھَبْ فَاصْبِرْ ''آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور صبر کرو''۔ وہ شخص دوسری یا تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا اور ہمسائے کے رویّے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِذْھَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَکَ فِی الطَّرِیْقِ [2] ''جاؤ اور اپنا سامان باہر سڑک پر ڈال دو''۔

---

[1] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۶، مشکوٰۃ ص ۴۲۶، مرآۃ جلد ۶ ص ۵۷۷، الادب المفرد ص ۳۰ (بیروت) ص ۹۱ (سانگلہ ہل) تفسیر درمنثور جلد۲ ص ۵۲۹۔ [2] ابوداؤد جلد۲ ص ۳۵۴، الادب المفرد ص ۲۱ (بیروت) ص ۴۲ (سانگلہ ہل)، مکاشفۃ القلوب ص ۳۸۳ (عربی)۔

اُس نے اَیسا ہی کیا اور مال و اَسباب گھر سے نکال کر باہر سڑک پر رکھ دیا لوگ اُدھر سے گزرتے اور اُس سے پوچھتے۔ معلوم ہونے پر لوگ اُس تنگ کرنے والے ہمسائے کو لعنت ملامت کرتے۔ اُس کے لئے بددُعا کرتے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُسے اَیسا کرے' اَیسا کرے۔ اِس پر وہ ہمسایہ آیا اور اُس کو واپس گھر آنے کے لئے کہا کہ اپنے گھر چلو' اَب میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو تمہیں ناگوار گزرے"۔

چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُّكَاثِرًا مُّفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ ۲؎

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھیک سے بچنے کے لئے حلال روزی تلاش کرے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے اپنے گھر والوں پر کوشش کرے وہ قیامت کے دن اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) سے اَیسے ملے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو مال بڑھانے' فخر وتکبر کرنے اور دکھلاوے کے لئے حلال دنیا طلب کرے تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) سے ملے گا حالانکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُس سے ناراض ہوگا"۔

ایک اور واقعہ:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى

۲؎ مشکوۃ ص ۴۲۴، کنز العمال حدیث نمبر ۹۲۴۵، حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۱۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۱۶ (طبع قدیم)۔

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَشْکُوْ جَارَہٗ قَالَ: اِطْرَحْ مَتَاعَکَ عَلٰی طَرِیْقٍ فَطَرَحَہٗ فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَلْعَنُوْنَہٗ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: وَمَالَقِیْتُ مِنْھُمْ؟ قَالَ: یَلْعَنُوْنَنِیْ قَالَ قَدْلَعَنَکَ اللّٰہُ قَبْلَ النَّاسِ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَعُوْدُ فَجَاءَ الَّذِیْ شَکَاہُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اِرْفَعْ مَتَاعَکَ فَقَدْ کُفِیْتَ [۳۷]

''ایک شخص اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے کے لئے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے فرمایا: تو راستے میں اپنا مال چھوڑ دے (یعنی رکھ دے) پس اُس نے چھوڑ دیا (یعنی رکھ دیا) اور لوگ اُس پر گزرتے (اور جس کی وجہ سے یہ سامان راستے میں رکھا تھا اُسے) بُرا بھلا کہتے پھر وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آیا' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں لوگوں سے ملا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے لعنت کی تجھ پر لوگوں کی لعنت سے پہلے اُس شخص نے عرض کیا' میں واپس نہیں جاؤں گا۔ (جب تک وہ شخص اپنا سامان گھر نہ لے جائے۔) پھر وہ شخص آیا جس نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے شکایت کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا سامان اُٹھا لے پس تحقیق وہ تجھے کفایت کرے گا''۔ (یا تیرا بدلہ ہو گیا)۔

ہمسائے کی دیوار اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ:

حضرت صیمری علیہ الرحمہ نے لکھا ہے' حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں اپنی دیوار میں موکھا چھوڑنا چاہتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑ لو لیکن ہمسایہ کے گھر نہ دیکھو۔ وہ ہمسایہ قاضی ابن ابی لیلیٰ علیہ الرحمہ کے پاس گیا۔ قاضی نے دیوار کے مالک کو موکھا چھوڑنے سے منع کر دیا۔ وہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا'

[۳۷] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۳۵۵، الادب المفرد ص ۲۲ (بیروت) ص ۴۳ (سانگلہ ہل)، درمنثور جلد ۲۲ ص ۵۳۰۔

آپ نے فرمایا تم اُس جگہ دروازہ کھولو۔ ہمسایہ پھر قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے دروازہ کھولنے سے روکا' مکان والا حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ قاضی نے روک دیا ہے آپ نے پوچھا تیری دیوار کی قیمت کیا ہے؟ اُس نے تین دینار بتائی۔ آپ نے اُس سے فرمایا: لو یہ رقم اور ساری دیوار گرادو۔ چنانچہ وہ دیوار گرانے لگا۔ ہمسایہ قاضی کے پاس پہنچا اور قاضی سے کہا' وہ اپنی دیوار گرا رہا ہے۔ ہمسائے نے کہا' ہاں! قاضی نے دیوار کے مالک سے کہا جاؤ' اپنی دیوار گراؤ اور جیسی چاہو بناؤ۔ پڑوسی نے قاضی سے کہا کہ آپ نے موقعے کے وقت کیوں روکا تھا وہ تو کم معاملہ تھا۔ قاضی نے کہا میں کیا کرسکتا ہوں دیوار والا ایسے شخص کے پاس جاتا تھا جو میری خطا کو پکڑتا ہے۔ [۴]

دہلی کے حاکم کا واقعہ:

دہلی کے ایک حاکم نے مرتے وقت یہ وصیت کی کہ مجھے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء (رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار شریف) کے پاس دفن کر دینا۔ چنانچہ (وہ فوت ہوا تو) وہیں دفن کیا گیا۔ اُس کے مرنے کے بعد (اُس کے گھر والوں میں سے) کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین اولیاء (رحمہ اللہ تعالیٰ) گڑگڑا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اِس امید سے آیا ہے کہ تو اِس کو بخش دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے اُس کو بخش دیا"۔ [۵]

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

ایک یہودی جو آپ کا پڑوسی تھا وہ کہیں سفر پر چلا گیا اُس کی بیوی جو غربت کے ہاتھوں پریشان تھی' رات کو چراغ تک روشن نہ کرسکتی اور تاریکی کی وجہ سے اُس کا بچہ رات کو روتا رہتا۔ آپ نے اُس کے بچے کے رونے کی وجہ پوچھی' عورت نے وجہ بتائی' چنانچہ آپ ہر رات اُس کے یہاں چراغ کو روشن کر دیتے۔ جس وقت وہ یہودی سفر سے واپس آیا تو اُس کی بیوی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

[۴] اخبار ابوحنیفہ واصحابہ از قاضی صیمری ص ۱۸۔ [۵] تیسیر الباری جلد ۷ ص ۵۵۹۔

حسنِ سلوک کا واقعہ سنایا جس کو سن کر اُس کے دل میں تبدیلی پیدا ہوئی اُس نے کہا یہ بات کس قدر افسوس ناک ہے کہ اِتنا عظیم بزرگ ہمارا پڑوسی ہو اور ہم گمراہی میں زندگی گزاریں۔ چنانچہ میاں بیوی آپ کے دست ہدایت پر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ۶ے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارًا یُوْذِیْنِیْ وَیَشْتُمُنِیْ وَیُضَیِّقُ عَلَیَّ فَقَالَ اِذْهَبْ فَاِنَّ هُوَ عَصَى اللهَ فِیْکَ فَاَطِعِ اللهَ فِیْهِ ۷ے ''ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرا پڑوسی مجھے ایذا دیتا ہے، گالیاں دیتا ہے اور مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جاؤ اگر چہ اُس نے تیرے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی نافرمانی کی ہے مگر تم اُس کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی فرمانبرداری کرو۔''

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ:

ایک مرتبہ کسی یہودی کے مکان کے قریب آپ نے کرایہ پر مکان لے لیا اور آپ کا حجرہ یہودی کے حجرہ کے متصل تھا۔ یہودی نے آپ کو تکلیف پہنچانے کے لئے ایک پرنالہ بنوایا جس کے ذریعے پوری گندگی آپ کے مکان پر ڈال دیتا اور آپ کی نماز کی جگہ ناپاک ہو جاتی۔ وہ یہودی بڑے عرصہ تک ایسا ہی کرتا رہا۔ لیکن آپ نے کبھی شکایت نہ کی۔ ایک دن اُس یہودی نے خود ہی آپ سے عرض کیا کہ میرے پرنالے کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ آپ نے فرمایا: پرنالہ سے جو غلاظت گرتی ہے میں اُسے روزانہ دھو ڈالتا ہوں، اِس لئے مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ یہودی نے عرض کیا کہ آپ کو اِتنی اذیت اُٹھانے کے بعد کبھی غصہ نہیں آیا؟ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کا یہ حکم ہے جو لوگ غصہ پر قابو پا لیتے ہیں نہ صرف یہ کہ اُن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ اُنہیں اجر و ثواب سے بھی

۶ے تذکرۃ الاولیاء فارسی ص ۱۴۹۔ ۷ے مکاشفۃ القلوب عربی ص ۳۸۲۔

نوازا جاتا ہے۔ یہ سن کر یہودی نے عرض کیا کہ یقیناً آپ کا دین بہت عمدہ ہے۔ کیونکہ اِس میں دشمنوں کی اَذیتوں پر صبر کرنے کو اچھا کہا گیا ہے اور آج میں سچے دل سے اِسلام قبول کرتا ہوں۔ ۸ے

پڑوسی کی اقسام اور غیر مسلم پڑوسی کا حق:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْجِیْرَانُ ثَلَاثَۃٌ فَجَارٌ لَّہٗ حَقٌّ وَّاحِدٌ وَّھُوَ اَدْنٰی الْجِیْرَانِ حَقًّا وَجَارٌ لَہٗ حَقَّانِ وَجَارٌ لَہٗ ثَلَاثَۃُ حُقُوْق فَاَمَّا الَّذِیْ حَقٌّ وَاحِدٌ فَجَارُ مُشْرِکٍ لَاَرْحَمَ لَہٗ حَقَّ الْجِوَارِ وَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ حَقَّانِ فَجَارُ مُسْلِمٌ لَّہٗ حَقُّ الْاِسْلَامِ وَحَقُّ الْجِوَارِ وَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ ثَلَاثَۃُ حُقُوْقٍ فَجَارٌ مُسْلَمٌ ذُوْ رَحْمٍ لَہٗ حَقُّ الْاِسْلَامِ وَحَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الرَّحْمِ ۹ے "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا پڑوسی تین اقسام اور تین درجوں کے ہوتے ہیں۔

(۱) ایک وہ پڑوسی ہے جس کا صرف ایک ہی حق ہو اور وہ حق کے لحاظ سے کم درجہ کا پڑوسی ہے۔

(۲) دوسرا وہ پڑوسی ہے جس کے دو حق ہیں اور

(۳) تیسرا وہ پڑوسی ہے جس کے تین حق ہیں۔

ایک حق والا وہ پڑوسی ہے جو مشرک ہے جس سے کوئی رشتہ داری نہیں اُس کا صرف پڑوسی ہونے کا حق ہے اور دو حق والا وہ پڑوسی ہے جو پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ مسمان بھی ہو اُس کا ایک حق مسلمان ہونے کی وجہ سے ہے اور دوسرا پڑوسی ہونے کی وجہ سے اور تین حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی بھی ہو مسمان بھی ہو اور رشتہ دار بھی ہو تو اُس کا ایک حق مسلمان ہونے کا ہوگا دوسرا پڑوسی ہونے

۸ے تذکرۃ الاولیاء فارسی ص ۴۴ (چھاپہ طبع فی مطبعۃ فی المدینۃ بیدن)۔ ۹ے کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۷۹۱، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۲۰۷، ابن کثیر جلد ۱ ص ۴۲۵، تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۰۳، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۱۲۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۶۴۔

کا اور تیسرا رشتہ دار ہونے کا۔

اِس حدیثِ شریف میں پڑوسیوں کے حقوق کی وضاحت فرمادی گئی ہے اور اُن کے اِکرام اور رعایت وحسن سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اس میں غیر مسلم پڑوسی کے حقوق بھی بیان کئے گئے ہیں جو پڑوسی ہونے کے ناطے سے اُسے حاصل ہیں۔اُن کے بھی وہ سب حقوق ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ سمجھا ہے۔واقعہ ملاحظہ ہو۔

پڑوسی کا یہ حق بھی ہے کہ اس کی تعلیم وتربیت کی جائے:

پڑوسیوں کے حقوق کا تعلق دنیاوی معاملات تک ہی نہیں بلکہ اگر کسی کے پڑوس میں اَیسے لوگ رہتے ہوں جو دینی تعلیم وتربیت اور اپنی عملی اور اَخلاقی حالت کے لحاظ سے پسماندہ ہوں تو دین دار اور پڑھے لکھے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اُن کی تعلیم وتربیت اور اُن کی اصلاح کی فکر وکوشش کریں۔ اگر وہ معاملہ میں کوتاہی کریں گے تو مجرم ہوں گے نیز سزا کے لائق بھی ہوں گے۔

حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا ابزی خزاعی سے روایت کی ہے: **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَابَالُ اَقْوَامٍ لَایُفَقِّھُوْنَ جِیْرَانَھُمْ وَلَایُعَلِّمُوْنَھُمْ وَلَایَعِظُوْنَ بِھِمْ وَلَایَاْمُرُوْنَھُمْ وَلَا یَنْھَوْنَھُمْ وَمَابَالُ اَقْوَامٍ لَّایَتَعَلَّمُوْنَ قَوْمَ جِیْرَانِھِمْ وَلَایَتَفَقَّھُوْبِھِمْ وَلَایَتَعَظُّوْنَ وَاللّٰہِ لَیُعَلِّمُنَّ مِنْ جِیْرَانِھِمْ وَیُفَقِّھُوْبِھِمْ وَیَعِظُوْنَھُمْ وَیَاْمُرُوْنَھُمْ وَیَنْھَوْنَھُمْ وَلَیَتَعَلَّمُنَّ قَوْمٌ مِّنْ جِیْرَانِھِمْ وَیَتَفَقَّھُوْنَھُمْ وَیَتَعَظُّوْنَ اَوْلَاعَاجِلَنَّھُمْ بِالْعُقُوْبَۃِ فِی الدُّنْیَا۰** [۸۰]

"رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اپنے خاص خطاب مبارک میں) اِرشادِ عظیم فرمایا' کیا ہوگیا ہے اُن لوگوں کو اور کیا حال ہے اُن

[۸۰] مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۶۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۲۲، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۳۴، درمنثور جلد ۳ ص ۱۲۵ (طبع جدید)۔

کا (جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے علم وفقہ کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے اور اُن کے پڑوس میں اَیسے پسماندہ لوگ ہیں جن کے پاس دین کا علم اور اُس کی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔) وہ اپنے پڑوسیوں کو دین سکھانے اور اُن میں دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے' نہ اُن کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں' نہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری پوری کرتے ہیں اور کیا ہوگیا ہے اُن (بے علم اور پسماندہ) لوگوں کو کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھنے اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے اور نہ اُن سے نصیحت لیتے ہیں؟ اللہ (عزوجل) کی قسم! (دین کا علم اور اُس کی سمجھ رکھنے والے) لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے (ناواقف اور پسماندہ) پڑوسیوں کو دین سکھانے اور اُن میں دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور وعظ ونصیحت (کے ذریعے اُن کی اِصلاح) کریں اور اُنہیں نیک کاموں کے کرنے کی تاکید کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور اِسی طرح اُن ناواقف اور پسماندہ پڑوسیوں کو چاہئے کہ وہ خود طالب علم بن کر اپنے پڑوسیوں سے دین کا علم وفہم حاصل کریں اُن سے نصیحت لیں یا پھر (اگر یہ دونوں طبقے اپنا فرض ادا نہیں کریں گے) تو میں اُن کو دنیا ہی میں سخت سزا دلواؤں گا"۔

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے علاقہ کے اُن لوگوں کو جو دین کا علم رکھتے ہوں اِس کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ وہ اپنے پڑوس کے ناواقف لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے ذریعہ اُن کی اِصلاح کی کوشش کرتے رہیں اور اِسی طرح ناواقف لوگوں کو اِس کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ وہ اپنے پاس پڑوس کے اہلِ علم اور اہلِ دین سے تعلیم وتربیت اور اِصلاح کے لئے رابطہ رکھیں۔

اگر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ہدایات پر عمل جاری رہتا تو اُمّت کے کسی طبقہ میں بھی دین سے بے خبری اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے وہ دُوری نہ ہوتی جس میں آج اُمّتِ محمدیہ

ﷺ کی غالب اکثریت مبتلا ہے۔ بلاشبہ وقت کا سب سے بڑا اِصلاحی اور تجدیدی کارنامہ یہی ہے کہ اُمت میں صحیح عقائد اور اَچھے اَعمال کے لئے تعلیم کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ وہ لوگ بڑے خوش نصیب اور خوش بخت ہیں جو اپنے قرب وجوار اور دُور و نزدیک صحیح عقائدِ اسلامیہ اور اَعمال صالحہ کی تعلیم و تبلیغ میں مصروف ہیں۔

احتیاطیں اور مروتیں:

وَلَایَتَطَلَّعُ مِنَ السَّطْحِ اِلٰی عَوْرَاتِہٖ وَلَایُضَایِقُہٗ فِیْ وَضْعِ الْجَذْعِ عَلٰی جِدَارِہٖ وَلَایَصُبُّ الْمَاءَ فِیْ مِیْزَابِہٖ وَلَایَطْرَحُ التُرَابَ فِیْ فَنَائِہٖ وَلَایُضَیِّقُ طَرِیْقَہٗ اِلَی الدَّارِ وَلَایَتَّبِعُہُ النَّظْرُ فِیْمَایَحْمِلُہٗ اِلٰی دَارِہٖ وَیَسْتُرُ مَایَنْکَشِفُ لَہٗ مِنْ عَوْرَاتِہٖ وَیَنْعِشُہٗ مِنْ صُرْعَتِہٖ اِذَا نَابَتْہُ نَائِبَۃٌ وَلَایَغْفِلُ عَنْ مُلَاحَظَۃِ دَارِہٖ عِنْدَغَیْبَتِہٖ وَلَایَسْمَعُ عَلَیْہِ کَلَامًاوَیَغُضُّ بَصَرَہٗ عَنْ حُرْمَتِہٖ وَلَایُدِیْمُ النَّظْرُاِلٰی خَادِمَتِہٖ وَیَتَلَطَّفُ بِوَلَدِہٖ فِیْ کَلِمَتِہٖ وَیَرْشُدُہٗ اِلٰی مَایَجْھَلُہٗ مِنْ اَمْرِ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ [۸۱]

''پڑوسی کی چھت اور صحن میں نہ جھانکا جائے۔ اُس کی دیوار پر جانور کا چھوٹا بچہ رکھ کر اُسے تنگ نہ کیا جائے۔ اُس کے صحن میں مٹی نہ پھینکے۔ اُس کے گھر کی طرف جانے کا راستہ تنگ نہ کیا جائے۔ جو چیز وہ گھر میں لے جا رہا ہو اُس پر نظر نہ رکھی جائے۔ اُس کے سامنے اُس کا پردہ نہ کھولے (تاکہ مخفی بات ظاہر نہ ہوجائے) اِس پر غور فرمائیں۔ اگر کوئی آفت آپڑے تو اُس سے تعاون کیا جائے۔ اُس کی غیرحاضری میں اُس کے گھر کا دھیان رکھا جائے۔ اُس کی بیوی اور بچیوں سے نگاہ نیچی رکھی جائے۔ اُس کی نوکرانی پر نظر نہ جمائے۔ اُس کے بچوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے کلام کیا جائے۔ دین میں جاہل ہو تو اُسے صحیح راہ بتائی جائے۔ اِس طرح دنیا میں درست مشورے دیئے جائیں''۔

---

[۸۱] مکاشفۃ القلوب ص ۳۸۴۔

ہفتہ وار
تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع
اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف
ورحیم ﷺ کی عنایات سے نور علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن
مغرب تا رات 10:30 بجے جامع مسجد نگینہ' 977-A' بلاک B-III'
گجر پورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔
اس تربیتی، تعلیمی و روحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ
کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی و اعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔
مفتیان دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔
خادم دین اسلام
خصوصی بیان
منیر احمد یوسفی (ایم اے)
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور
الداعی الی الخیر
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
042-36880027-28،0300-4274936
اشاعت دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور۔